نعتیہ مجموعہ

کاسہ

جہانداد منظر القادری

کاسہ

نعتیہ مجموعہ

جہانداد منظر القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاسہ

نعتیہ مجموعہ

جہانداد منظر القادری

نام کتاب	:	کاسہ
شاعر	:	جہانداد منظر القادری
رابطہ نمبر	:	+92 313 2507689
اشاعت اوّل	:	2021ء
اہتمام اشاعت	:	مقصود علی شاہ
پروڈکشن مینیجر	:	زاہد محمود زاہد
کمپوزنگ	:	حمدان خالد
پروف ریڈنگ	:	صبا گُل شرافت حُسین
سرورق	:	حمدان خالد
مطبع	:	دھنک پرنٹنگ ایجنسی
ہدیہ	:	500 روپے

انتساب

عصرِ حاضر کے نعتیہ منظر نامے میں اپنے جداگانہ اسلوب
کے باعث اپنی الگ شناخت رکھنے والی ممتاز شخصیت
شاعرِ ندرت **مقصود علی شاہ** کے نام

...❀...

انتسابِ ثانی

والدین کریمین

اور

شریکِ حیات کے نام

...❀...

فہرست

تقدیم

میرزا اسداللہ خاں غالبؔ نے اپنی کلیاتِ فارسی کے دیباچے میں ایک بڑا پُرمغز جملہ لکھا ہے اور سچ یہ ہے کہ کائناتِ شعر وسخن اِسی ایک جملے میں قید ہے! میرزا کہتے ہیں

''نہ آبلہ پای جادہ صنائعم و نہ گوہر آمای رشتۂ بدائع، کبابِ گرمٔ آتش بے دود پا رسیم وخراب تلخٔ بادہ و پُرزور معنیٰ''

یعنی شاعر صنائع بدائع کا متلاشی نہیں، وہ سخن پارس کی گرم نوائی کا شیدا ہے اور حقیقت کو بے نقاب دیکھنے کا متمنی ہے!۔۔۔۔لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے جسے قطعاً فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ یہ درجہ سلوکِ سخن کا پہلا درجہ ہے کیونکہ اِس سے آگے کے مقام کو غالبؔ نے خود ہی بیان کردیا ہے،

دیدہ ور آں کہ دل نہد چوں بہ شمارِ دلبری
در دلِ سنگ بنگرد رقصِ بتانِ آذری

یعنی آنکھ رکھنے والا حسن کو خاک کی دبیز تہوں میں بھی ملاحظہ کرلیتا ہے!

مذکورہ نثری وشعری جملے محض شاعرانہ تخیّل ہی نہیں بلکہ جسمانی وفکری حدود سے پَرے روحانی عالَم کے اسفارِ لطافت کا ایک ایسا بیانیہ ہے جسے حواس کے حوادثات چھو بھی نہیں سکتے!

یہ طلب ومشاہدہ کی ایک وارداتی داستان ہے جن کے مابین ہجر و وصال اور

لذت و حزن کی کیفیات کے اٹھارہ ہزار عالَم آباد ہیں اور بے خودی و سرشاری کے ساتوں قلزم رقّاص و موجزن ہیں!

جب اِن ابحار و عوالم کا رقص اور مَدّ و جزر اُس ہستی کی ذاتِ اصل ظہور کے دوائرِ طلب و انوارِ مشاہدہ کا اسیر ہو جاتا ہے تو پھر ایک عاشق صادق نعرۂ عشق بلند کرتا ہے، وہ اپنی حدّت طراز کیفیات کو لفظوں کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔

شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ میں کتابیں اس لیے نہیں لکھتا کہ لوگ مجھے عالم کہیں، اگر میں نہ لکھوں تو آتشِ علم سے جل جاؤں!

یہ سچ ہے، یہی حقیقت ہے، اگر کوئی رندِ میخانۂ عشقِ مصطفوی علیہ السلام اپنی کیفیاتِ قدسی صفات کو تقدیسی اظہاریے کی شکل و صورت نہ دے تو اِس دو آتشے کی گرمی سے جل کر خاک ہو جائے!۔۔۔۔ وہ معانی و مفاہیم اور تشریحات و مطالب کے سمندروں کو حروف کے چلّوؤں میں سمیٹتا ہے، وہ تفصیل سے اختصار کی طرف سفر کرتا ہے، وہ افہام سے ابہام کی طرف نزول کرتا ہے، وہ تصریح سے کنائے کی طرف مہمیز لگاتا ہے!۔۔۔۔ وہ خود ہی متکلم اور خود ہی مخاطب بن جاتا ہے، وہ کبھی تو اپنا، آپ اپنے آپ پر کھول دیتا ہے اور کبھی خود ہی خود پر محجوب ہو جاتا ہے اور اسے جانِ عالَم علیہ السلام کی نسبتِ ذات کا ایسا استغراق نصیب ہوتا ہے کہ جتنا ڈوبتا ہے اتنا ہی اُبھرتا چلے جاتا ہے، اِن کیفیات کے کسی ایک لمحے کا نسیان اُسے اس کے ایمان میں شک کی جانب لے جاتا ہے، وہ خود کو منافق اور زندیق سمجھنے لگتا ہے، یہ حنظلائی اندازِ عشق اُسے اُس قوتِ ایمانی تک لے جاتا ہے جہاں صرف مشاہدہ اور ملاحظہ کی صفیں بچھتیں ہیں اور وہ سجدۂ بے

خودی ادا کرنے کے لیے کعبۂ حقیقتِ محمدیہ کے جمالِ ابدنشان کے حطیم میں داخل ہو جاتا ہے!

وہ اپنے کاسۂ ذات کو دہلیزِ عطائے مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رکھ دیتا ہے اور کپکپاتے لب ہائے باطن سے عرض گزار ہوتا ہے۔

غرفۂ ہجر میں ہو نور کی بارش آقا
ساتھ میرے یہ مرا ہجر مکاں ہے خاموش

بابِ مدحت پہ یہ منظر ہے کھڑا کاسہ بکف
سر خمیدہ یہ ترا عرض کناں ہے خاموش

صاحبِ ''کاسہ'' جہانداد، یکسر کیفیات کا شاعر ہے۔۔۔ مجھے یوں لگتا ہے وہ نعت کہتے ہوئے مصاریع کی بُنت کی تشکیل نہیں کرتا، تجسیم کرتا ہے اور کلام کے کسی نہ کسی مرحلے پر، خود کلام میں ڈھل کر، مغلوب ہو جاتا ہے اور میرے نزدیک نعت کی تشکیل کے عمل میں، شاعر کی اپنے احساس کی مغلوبیت ہی وہ مرحلہ ہوتی ہے جہاں شعر۔۔۔ فکر و فن کی فصیل سے اُٹھ کر نعت ہو جاتا ہے اور احساس کے دریچوں سے قبولیت کی ہَوا آنے لگتی ہے۔۔۔ شعر دیکھیے

بخُدا فکر یہ اجداد سے پائی مَیں نے
خامہ و نطق بس اک میم میں خم رکھا ہے

مَیں کہ بے نام سا منظرؔ تھا، بروزِ محشر
مدحتِ شاہ نے ہی میرا بھرم رکھا ہے

نعت گوئی کے باب میں، ارفع ترین جہت، بلاشبہ اظہارِ عجز کی ہے۔۔۔۔شعر، جہاں فکروفن کے اعلیٰ ترین بیانیے کا تقاضا کرتا ہے، وہیں پر نعت کی دہلیز پر خمیدہ ہو کر چنیدہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔منظر اپنے شعر کے رجحان سے پہچان لیا جاتا ہے۔۔۔وہ کمال لکھتے ہوئے نڈھال ہونے کے تاثر کو اپنی کیفیات پر اس قدر غالب کر لیتا ہے کہ شعر کے دو مصرعے زمین پر کھینچی گئی قوسِ قزح کی دو سطریں محسوس ہونے لگتی ہیں۔۔۔۔ شعر دیکھیے۔

ترے حضور یہ سوغات لکھ کے لایا ہوں
مَیں بے ہنر یہ مناجات لکھ کے لایا ہوں

کریم! آپ کی مرضی پہ ہے قبولِ سخن
مَیں ٹوٹے پھُوٹے یہ کلمات لکھ کے لایا ہوں

نعت کے پیرائے میں، اہلِ بیتِ اطہار کے ساتھ مودت کا اظہار ایک مقدس معمول ہے بلکہ اسے کیفیات کے سیل رواں میں موجِ سبک انداز کہا جائے تو بیجا نہ ہو گا۔۔۔منظر کے ہاں نعت میں اہلِ بیت اطہار کے ساتھ اظہارِ مودت فزوں تر ہے اور اس کا ترشح کم بیش، اُن کی ہر نعت میں مل جاتا ہے۔۔۔۔اس باب میں بھی، منظر کا

انفراد یہ ہے کہ وہ اس نسبت سے اپنے شعر کو خود رفتگی تک لے جاتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ وہ اظہار کے ''سپرد'' ہو گئے ہیں۔۔۔سوچیے، شعر اپنی لفظیات، بُنت، مضمون، تلازمے اور ردیف و قافیے کی نُدرت کے ساتھ ساتھ، اگر وفورِ رقّت میں بھی ڈھل جائے تو وہ کیسا ہو گا۔۔۔منظر کے ہاں، اُن کے کلام کی اس جہت نے مجھے بطورِ خاص متوجہ کیا۔۔۔اشعار دیکھیے۔

آیۂ تطہیر میں شامل ہیں جملہ امہات
حیدرِ کرّار اور خیر النساء ، حسنین ہیں

نبی کی آلِ عبا کے لہو کا ہے یہ ثمر
بہ پیشِ رب یہ قیام و قعود قائم ہیں

رشکِ ایجاب تبھی حرفِ دعا ہوتا ہے
آل احمد کا وسیلہ جو عطا ہوتا ہے

خیبری چادر میں آقا آپ اور مولا علی
جلوہ فرما فاطمہ شبیر و شبر واہ واہ

امہاتِ کل علی خیر النسا، حسنینِ پاک
ہے گھرانہ کتنا اطہر والئی کونین کا

میرے سامنے تو فقیرِ عشقِ رسولِ عربی جناب جہانداد منظر القادری کا صحیفۂ

مدحت کاسہ جہانِ معانی کے درؔوا کیے ہوئے ہے، ایک ایسے جہان کے مناظر چشمِ وجدان کو خیرہ کر رہے ہیں جہاں طائرِ سدرہ کا بھی پھڑ پھڑانا ممنوع و مقطوع ہے!

عقیدت و عقیدے کا ارتباط و انسلاک ایک طرف، شرعی و شعری احتیاط و اعتبار ایک طرف! منظر کے ادبی و فنی نازِ تحکّم کا خرامِ بلاغت بڑا ابتہاج آور واقع ہوا ہے، قوافی و ردائف کی باہمی وابستگی، مضمون بندی و بندش کی طلسماتی اثر آفرینی، ادائے اظہار و یکتائیِ لہجہ، لفظوں کا چناؤ اور تراکیب کا رچاؤ بیسیوں اوصاف ایسے ہیں کہ جو منظر کو منظر نامۂ موجود میں ایک آفاقی حیثیت سے نوازتے ہیں!

میں تہِ دل سے اِس طلبگارِ حسنِ ازل کے دستِ سخن میں موجود کاسہ کا تسطیری خیر مقدم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ منظر کا اگلا مطلعِ اظہار ایسے ہی عجائبات کا خانۂ آشکار ہوگا!

مقصود علی شاہ
برمنگھم، انگلینڈ

کاسہ ایک والہانہ شعری دست آویز
(دیباچہ)

نعت اُردو شاعری کی معتبر صنفِ اظہار ہے، جو مولائے کائنات، نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت و عقیدت کے اظہار اور آپ علیہ السلام کے اوصافِ حمیدہ کی تعلیم کی صورت میں تشکیل پاتی ہے۔نعت کا لغوی معنیٰ تعریف کرنا ہے عرَبی میں اس کے لیے ''مدح'' کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ صنف آنحضرتؐ کی ذاتِ گرامی سے متعلق ہو کر ارفع منزلوں کی طرف گامزن ہو چکی ہے۔رسولؐ انسانِ کامِل ہیں وہ بشَری صفات کا نہایت اعلیٰ وارفع مرقع ہیں اُن کی حیاتِ طیبہ کی مثل اعلیٰ اور مکارم اخلاق اسوۂ حسنہ ہیں اُن کی مدح وثنا خود قرآنِ کریم میں جا بہ جا مذکور ہے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت نے اُن کے اخلاق اور سیرتِ طیبہ کو انتہائی سطحوں پر بیان کیا ہے ایسی عظیم المرتبت شخصیت کے اوصاف و کمالات، فضائل وشمائل کا اظہار کرنا کسی معمولی تو کیا غیر معمولی انسان سے بھی ممکن کہاں اسی لیے نعت میں مبالغہ اور غلو کی گُنجائش ہرگز ہرگز نہیں ہے، کیوں کہ غیر محتاط اندازِ بیان بے ادَبی اور گُستاخی کے ذیل میں آجاتا ہے۔لیکن کچھ شعراء بفضل تعالیٰ اس میں احتیاط کو ملحوظ رکھنے میں کامیاب ٹھہرتے ہیں اُنھیں بخت آور شاعروں میں جہاں داد منظر القادری کا شمول بھی ہوتا ہے۔ جہاں داد

منظر القادری ہمارے اُن تازہ کار، فکر پرور اور متحرّک شعراء میں شامل ہیں جن پر شاعری اور وقت دونوں مہربان ہیں جو ہمہ آن اور ہمہ تن حرف وصوت میں غرق رہنے کی ریاضت سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ ادَبی خدمات انجام دینے کو بھی اپنا مقصدِ حیات جانتے ہیں اپنا ادَبی سرمایہ اور دوستوں کی تخلیقات کا پرچار اُن کا اہم ترین کارنامہ ہے اب وہ شاہراہِ غزل ونظم سے نِکل کر بارگاہِ نعت میں داخل ہو رہے ہیں سو یہ ساعتیں نہ صرف اُن کے لیے بل کہ اُن کے چاہنے والوں یعنی ہمارے لیے بھی مبارک ہیں کہ نعت نے اُن پر تخلیق کے نئے در وا کر دیے ہیں اُن کی صلاحیتیں غزل ونظم سے زیادہ نعت میں کارآمد و سود مند ثابت ہوئی ہیں اُن کی نعوت میں جذب وکیف، سرور وسرمستی اور وجدان کی ایک الگ سی فضابندی پڑھنے والے کو مسرورکُن احساس سے مالا مال کر کے صاحبِ نعت کی محبت سے ایک نئی طرز سے متعارف کروانے پر قدرت رکھتی ہے کچھ شعر ملاحظہ کیجے تا کہ آپ محسوس کرسکیں کہ اس خوب صورت شاعر نے کس سلیقے سے اپنی بات بارگاہِ رسالت مآب میں پیش کی ہے۔

کوئی بھی خواہشِ نام و نسب نہیں آقا
برائے تاج مجھے نقشِ پا عطا کر دیں

احمد و حامد و محمود و محمد میں ہے
رفعتِ میم کی ممکن نہیں تفصیل کوئی

پھر سجانے کو گزر گاہِ حبیبِ کبریا
کہکشاں ہے منتظر، شمس و قمر بے چین ہیں

مری آنکھیں مچل اُٹھیں گی شوقِ دیدِ طیبہ میں
کسی زائر کی گردِ رہ گزر، ان میں اگر آئی

یہ فیضِ عشق محمد ہے اور کچھ بھی نہیں
مرے سخن میں جو زود و ورود قائم ہیں

جہاں دادمنظر القادری کا نام اور قد کاٹھ جتنے بھاری بھرکم ہیں اُس کے برخلاف اُن کا مزاج اُتنا ہی نرم رو، نازک اور ملائم ہے جس کی جھلک اُن کی تخلیقی شخصیت میں اپنی پوری آب وتاب اور شان وشوکت سے جلوہ فرما ہوتی ہے کیوں کہ نعت اُن کی ذات کا تمثیلی آئنہ ہے جس میں اُن کا باطن عکس انداز ہو کر، نت نئے خدوخال میں ڈھلتا رہتا ہے کچھ اشعار مزید دیکھیے تا کہ آپ کو اندازہ ہو کہ اس شاعرِ خوش آثار نے نعت میں اپنی پاکیزہ خواہشوں کا اظہار کس سلیقے اور ہنر داری سے کیا ہے۔

لمسِ لب ہائے مبارک سے بڑھی شانِ حجر
رشکِ سنگِ خلد ہے وہ بن کے بوسہ گہ تری

مدحتِ شاہ سے آغاز ہوا بسم اللہ
حاصلِ نطق یہ اعزاز ہوا بسم اللہ

پردۂ قربت میں رب نے کیا دیا کتنا دیا
صرف رب ہے اور اس کے راز داں میرے نبی

یادِ نبی سے، پہلے سخن باوضو ہوا
پھر ان کا ذکر کر کے دہن سرخ رو ہوا

ان اشعار بل کہ اس کتاب میں موجود تمام غزلیات کے مطالعے سے آپ ایک بات واضع طور پر محسوس کریں گے کہ جہاں داد منظر القادری اپنی محبت اور عقیدتوں کا اظہار بہت والہانہ اور قربان ہونے والے انداز میں کرتے ہیں ان کے لفظوں میں محبت،نورِ عشق میں ڈھل کر تمہید کی آٹھ رنگی قوس بن جاتی ہے جس میں صاحب نعت کی شخصیت کے خاکی و نوری ہر دو حوالے بیک وقت موجود رہتے ہیں۔

کس کے دم سے رتبہ ٔ عالی پہ ہے آدم نژاد
رشک گاہِ آدمیّت کون ہے تیرے سوا

روشن ہے ان کی نعت سے آئینۂ خیال
لفظوں میں روشنی رُخِ خیر الوریٰ سے ہے

نقشِ نعلینِ کرم بار پہ سر رکھنے کو
بے خودی سنگِ درِ یار ہی مانگے جائے

وفورِ ہجر سے رُکنے لگا تھا میرا دل لیکن
شبیہِ نقشِ نعلِ پاک اس دل پر اُبھر آئی

ذرہ ذرہ نور ہے طیبہ کی ارضِ پاک کا
روشنی ہی روشنی ہے دن ہو چاہے رات ہو

رہے دریچۂ دل میں یہ باغِ ہجر ہرا
میں محوِ نعت ہوں بس انتظارِ طیبہ میں

کرم کے سارے دریچے ہوئے ہیں وا مجھ پر
سخن کا محور و مرکز جب اُن کا نام کیا

جہاں داد منظر القادری نے اپنی نعوت میں عقیدہ وعقیدت کے مابین ایسا شعری پُل تعمیر کیا ہے جس سے اُن کا تخیل پاکیزہ بستیوں میں داخل ہو کر اپنی لیے بخشش کا سامان بہم کرتا ہے"کاسہ"انھیں بستیوں کا منظوم سفر نامہ ہے جس میں لفظ در لفظ، مصرع در مصرع، شعر در شعر قاری ایک نورانی فضا میں سانس لیتا اور اس کی خوشبو سے اپنی روح کو معطر کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے پچھلے کچھ عرصہ کے دوران شعراء کی جونئی نسل بارگاہِ نعت میں صف آرا ہوئی ہے اُس نے اجتماعی زندگی اور اپنے ذاتی واقعات و انکشافات کو اپنے شعری وفور کی اساس پر شعری پیکر میں ڈھالنے کی تخلیقی سعی کی ہے جہاں داد منظر القادری انھیں خوش فکر، خوش ادا و خوش اخلاق شعراء میں شامل ہے جن

کی نعوت کا تخلیقی تجمّل اور معنوی دائرہ اُن کے ذاتی تجرّبات کی بنا پر وسعت آشنا ہی نہیں بل کہ اُن کی شعری جمالیات عقیدت کے سانچے میں ڈھل کر اور خوش نُما ہو جاتی ہے یہی اُن کا اختصاص ہے جو دوسروں سے اُنھیں الگ بھی کرتا ہے اور ممتاز بھی سلامت تا قیامت با کرامت باشد۔

دلاور علی آزر

۲۵۔۲۔۲۰۲۱

...❀...

کاسۂ جہانداد

اردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے بعض نقادوں کا یہ خیال ہے کہ عقیدت نگاری کی صنف میں شعریت نہیں ہوتی لیکن نعت کا نیا عہد اس خیال کی بالاجماع تردید میں سریع الاثر نظر آتا ہے۔نئی نسل نعت کو عقیدت کے ساتھ ساتھ مہذب تخلیقی تجربات سے ہم آہنگ رکھنے میں جس قدر پیش پیش ہے نہایت لائق تحسین ہے۔نعت صدیوں سے لکھی جارہی ہے اور اس کے موضوعات بھی اتنے کثیر الاستعمال ہیں کہ اب نئی بات کہنا یا نیا نکتہ نکال لینا بڑے حوصلے کا کام ہے۔اس حوصلے کا مظاہرہ بھی اسی وقت ممکن ہے کہ سعی کرنے والا اس پوری روایت سے واقفیت رکھتا ہو اس پر یہ افشا ہو کہ کیا لکھا جا چکا اور کیا نہیں۔تخلیق نعت میں وہ سرقہ ،توارد،استفادہ و استقبال وغیرہ کے فرق کا بھرپور لحاظ رکھے۔ان محاسن اور احتیاط کے امتزاج سے تخلیق ہونے والا نعتیہ ادب مقدار کی بجائے معیار کے فروغ میں کارگر ہوگا اور یوں نعت کی اہمیت و افادیت کی تفہیم کے لیے نئے ابواب کی کشاد کا مبشر بنے گا۔تخلیق نعت میں روایت اور جدت کے ساتھ مقصدیت کا پہلو بھی فی زمانہ ناگزیر ہے۔سو ہم جب بھی کسی شاعر کی تخلیقاتِ نعت پر تبصرہ کرینگے یا اس کے مقامِ فن کا تعین کرنے کی کوشش کرینگے تو مندرجہ بالا تقاضوں کی نہج پر اسے پرکھیں گے اور پھر متعین کرینگے یہ تخلیق ہونے والا تقدیسی ادب صدائے بازگشت ہے یا مژدۂ امکانِ نو ہے۔

سید مقصود علی شاہ صاحب کی وساطت سے موصول ہونے والے جہانداد منظر القادری کے اولین نعتیہ مجموعے ''کاسہ'' کا مسودہ میرے پیشِ نظر ہے۔ میں نے انتہائی انہماک کے ساتھ ان کلاموں کو پڑھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ منظر کے یہاں نعت کو عقیدت سے سوا مقصدیت کے ساتھ تخلیق کرنے کی جد و جہد پورے شد و مد کے ساتھ موجود ہے۔ انہوں نے بالخصوص اسلوبِ اظہار کو عموم سے مختلف رکھنے کی جو سعیٔ بلیغ کی ہے وہ میرے لیے حیرت و مسرت کا باعث ہے۔ مثلاً ہماری نعتیہ روایت میں عجز بیاں ایک قدیم و وسیع موضوع ہے۔ متقدمین سے لیکر متاخرین تک سب کے یہاں یہ بصد ہزار رنگ آپ کو نظر آئے گا۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است
(غالب)

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
(رضا بریلوی)

شان ان کی سوچیے اور سوچ میں کھو جایئے
نعت کا دل میں خیال آئے تو چپ ہو جایئے
(خورشید رضوی)

یہی مضمون منظر نے تازگی سے یوں ادا کیا۔

مطلعِ نعت ہے ،سب زورِ بیاں ہے خاموش
دل دھڑکتا ہی نہیں اور زباں ہے خاموش

اسی طرح رفعتِ ذکرِ مصطفےٰ بھی موضوعاتِ نعت کا ایک اہم جزو ہے بلکہ ہمارے نعتیہ ادب کا وافر حصہ اس موضوع پر صرف ہوا ہے منظر کہتے ہیں۔

فلیفرحوا بھی خوب رفعنا بھی خوب ہے
ذکرِ حبیبِ پاک ہوا کوبکو ہوا

اس شعر میں ایک خاص بات یہ ہے کہ شاعر نے قرآن کی دو آیتوں سے استفادہ کیا ہے جو موضوع کے اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں لیکن انہیں مصرع میں اس خوبی سے رکھا گیا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی مفسر ہوگئی۔

سنتِ نبوی کے ساتھ سنتِ اصحاب بھی بندۂ مومن کے لیے لازم و ضروری ہے اسی لیے حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجوم ہدایت فرمایا اور ان کی اقتدا کو سرخروئی کا ضامن گردانا۔ بطور انسان صحابہ کرام سے جہاں ہم دستورِ حیات سیکھتے ہیں بطور عاشق رسول قرینۂ حب رسول سیکھتے ہیں جس شعبۂ حیات سے وابستہ ہوتے اس میں کامیابی کے لیے ان کی سیرت سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں اسی طرح منظر نے بطور ثناخوان وثناگو صحابہ کرام سے سلیقۂ مدحت سیکھا۔

منظر یہ نعت صدقۂ حسان میں ہوئی
اور صدقۂ بلال سے تو خوش گلو ہوا

منظر نے ترکیب سازی میں بھی بڑی تن دہی کا مظاہرہ کیا ہے البتہ کہیں کہیں

مصرعوں کی بندش میں خلافِ محاورہ وخلافِ روزمرہ عناصر در آئے ہیں ان شاء اللہ اس پر ذرا سی مزید توجہ دی جائے تو بہتری ہی بہتری ہے۔ بہرحال مضامین نو کے حوالے سے پیشِ نظر مجموعہ ایک خاصی شئے ہے۔نعت میں مضامین کی تکرار کے شدید امکان کے باوجود منظر نے پیمانے اس قدر مختلف رکھے ہیں کہ قاری عش عش کر اٹھتا ہے۔ جہاں تک بحروں زمینوں قافیوں اور ردیفوں کی بات ہے ان میں بھی منظر کی جدت طرازی صاف جھلکتی ہے۔منظر کے کاسے کو من جانب اللہ روایت شناسی اور جدت طرازی دونوں طرح کی نعمتیں بخشی گئی ہیں جس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔

نعت انتہائی درجہ احتیاط کی متقاضی ہوتی ہے۔عرفانِ نعت وہی بھی ہے اور کسی بھی کہ بر بنائے خلوص اگر ارادۂ مدحت کیا جائے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے کی کاوشِ پیہم کی جائے تو بطور جزائے خلوص من جانب اللہ عرفانِ نعت تفویض کر دیا جاتا ہے۔خلوص و توفیق سے ہم آہنگ نعت ہی قبولیت کے درجے کو پہنچتی ہے۔کوشش کے حوالے سے شانِ الوہیت و شانِ عبدیت میں فرق باقی رکھنا اور بے جا غلو سے بچنا بھی ضروری ہوتا ہے اور یہ آسان بھی نہیں بقول سید حسنین محسن ؎

کتنا مشکل ہے فاصلہ رکھنا
نعت کو حمد سے جدا رکھنا

اس سے بڑھ کے حضرت امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنے قصیدۂ بردہ میں جو معیار بیان کیا ہے وہ ہر نعت نگار کے لیے مشعل راہ ہے ؎

دع ما ادّعتہ النصاریٰ فی نبیھم
واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

فانسب الیٰ ذاتہ ماشئت من شرف
وانسب الیٰ قدرہ ما شئت من عظم

ترجمہ: جو دعوے نصاریٰ نے اپنے نبی کی تعریف میں کیے انہیں چھوڑ دے اس کے سوا اپنے نبی کی تعریف میں جو کہنا چاہے وہ حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ اور ذاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیطرف نسبت کر ہر شرف اور ہر عظمت و بزرگی کو۔

مسرت کی بات ہے کہ منظر نے اس معیار کا پورا پورا خیال رکھا اور لسانی و موضوعاتی تجربوں میں بھی دامانِ ادب اپنے ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیا اور احتیاط کی فضا کو مکمل طور پر استوار رکھا۔ اپنا فن بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کرتے ہوئے نازِفن کی بجائے اپنی بے بضاعتی وکم مائیگی کا اعتراف کیا ہے۔

نوجوان نسل جو نعت کی طرف راغب ہو رہی ہے اس سے اساتذہ کو یہ شکایت ہے کہ وہ پڑھنا نہیں چاہتی بس لکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف جو تحمل کے ساتھ نعتیہ ادب کے وسیع دسترخوان کا خوشہ چیں ہوگا وہ تخلیقیت کی جہت سے شکم سیر ہوگا اور جب وہ اپنی صلاحیت کو بروئے کار لاکر کوئی شہپارۂ نعت مرتب کرے گا تو اس کے تخلیقی سرمائے میں انفرادیت ومقصدیت کا پایا جانا بدیہی امر ہے۔ میں جہانداد منظر القادری کو اس اولین مجموعۂ نعت کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کا کاسہ ہمیشہ خیراتِ نعت سے پُر رہے اور اتنا پُر ہو کہ آئندگاں اس سے مستفید ہوں۔ دورانِ مطالعہ جن اشعار نے اپنی تاثیر کی وجہ سے مسحور کیا انہیں درج کر رہا ہوں ؎

مری چشمِ تصور میں سجی ہے نعت کی محفل
نبی ہیں رونقِ محفل،نقیبِ بزم حساں ہیں

احمد و حامد و محمود و محمد میں ہے
رفعتِ میم کی ممکن نہیں تفصیل کوئی

ترے لمسِ قدم سے پائی جن ذروں نے تابانی
فلک نے خود کو ان ذرات سے روشن کیے رکھا

چشمِ نم آپ کا دیدار ہی مانگے جائے
دید کو حسنِ طرح دار ہی مانگے جائے

ماورائے فہم ہیں اس شہر کی رعنائیاں
خوشبوئے نقشِ کفِ پا ہے یہاں ہر جا تری

بروزِ حشر بائیں ہاتھ میں نامہ دیا جاتا
شفاعت سرورِ عالم کی اس سے پیشتر آئی

فاضل میسوری

میسور کرناٹک،انڈیا

نور بھرا ''کاسہ''

خداوندِ متعال کی لامحدود مخلوقات میں سے انسان کو اشرف المخلوقات ہونیکا شرف حاصل ہے کہ خود رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم''

پھر انسانوں کو جہاں دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا وہیں نعمتِ عظمیٰ یعنی اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی ان میں مبعوث فرمایا اور ساتھ ہی ایک ضابطۂ اخلاق بھی جاری کیا تا کہ تمام انسان حبیبِ خدا سے مخاطب ہونے کے آداب سیکھ لیں

نعت حقیقت میں حضور ﷺ سے گفتگو کا ہی نام ہے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا کہ جس میں کسی نہ کسی صورت میں مدحِ ممدوحِ خدا جاری نہ رہی ہو۔ نہایت خوش قسمت ہیں وہ انسان جنہیں سرکار دو عالم ﷺ کی مدح کی توفیق و اذن عطا کیا گیا۔ انہی خوش نصیبوں میں سے ایک نام جہاں دادمنظر القادری کا ہے۔

نعت کہنے کی جیسی جستجو منظر القادری صاحب میں نظر آتی ہے وہ بہت کم لوگوں میں دیکھی جاتی ہے۔ نعت یقیناً عطائے خداوندی ہے مگر اس عطا کے حصول کے لیے گڑگڑانا اور بے چین رہنا بہت کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔ خیالِ نعت میں شب و روز مستغرق رہنے، حضور ﷺ کے محاسن سوچنے، لکھنے سے بڑھ کر بھلا کیا انعام ہو سکتا ہے؟ اور یہ خصوصی انعام منظر القادری کو حاصل ہے۔

منظر القادری کی نعت نہایت عقیدت اور محبت بھرے جذبات سے لبریز ہے

سرورِ عالم ﷺ سے جو عشق انہیں عطا ہوا ہے وہ ان کے اشعار میں نمایاں نظر آتا ہے۔ دیارِ حبیب کی حاضری جو ہر مسلمان کی قلبی خواہش ہے اس کا بھی بھرپور اظہار ان کے کلام میں موجود ہے۔ ہر ذی شعور انسان کی طرح منظر القادری نے بھی عاجزی اور انکساری کا رویہ اپنایا ہے مگر اعدائے دیں کے بارے میں معاملہ اس کے برعکس ہے جو کہ ایمان کا تقاضہ ہے۔

جہاں داد منظر القادری صاحب کو ان کے نعتیہ مجموعے کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور بارگاہِ رسالت میں قبولیت کے لیے دعا گو ہوں۔ منظر القادری کے کاسۂ نور میں موجود چند گوہر ملاحظہ ہوں

ترے لمسِ قدم سے پائی جن ذروں نے تابانی
فلک نے خود کو ان ذرات سے روشن کیے رکھا

....

چشمِ زمن نے دیکھے ہیں کتنے حسیں مگر
کوئی بھی آپ سا نہ شہا خوب رُو ہوا

....

حصارِ کیف میں محسوس ہو رہا ہے وجود
درودِ عشق لبوں پر سجائے بیٹھا ہوں

....

درود پڑھنے کا فائدہ ہے دعائیں رب نے
قبول قبل از سوال رکھیں بہ اسمِ احمد

....

احمد و حامد و محمود و محمد میں ہے
رفعتِ میم کی ممکن نہیں تفصیل کوئی

....

درود آپ پہ پڑھتا ہوں اس یقین کے ساتھ
ہو میرے واسطے آگے کا ہر جہاں روشن

....

فاصلہ حجرۂ نوری سے جو ہے منبر تک
تا ابد رب نے اسے رشک ِ ارم رکھا ہے

....

قبر میں کنت تقولوا جب کہیں منکر نکیر
اس گھڑی ہونٹوں پہ ہو صل علیٰ ماہِ عرب

قمر آسی

...❀...

مدحتِ شاہ نے ہی میرا بھرم رکھا ہے

اپنی کم مائیگی، کم علمی اور کم فہمی کا مکمل احساس دامن گیر کیے، محض کریمین کے اذن و عطا سے ہی ممکن آقائے دوعالم، حضور خاتم النبین، رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے عشق و عقیدت کا اظہار یہ بطور نعتیہ مجموعہ "کاسہ" بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کرم شاہِ مدینہ کا ہوا ہے میری ہستی پر
مرے مرشد سے جاری مجھ کو فیضانِ مدینہ ہے

اللہ رب العزت جل جلالہ کی بارگاہ میں سربسجود ہوں کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مجھے ولیٔ کامل، مجددِ دوراں امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم کے مریدین میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ یہ بے شک مرشدِ کریم کی نگاہِ فیض کا ثمر ہے کہ آج بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نعتیہ مجموعہ پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہو رہا ہوں۔

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی: اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہوگا جس کی اس نے کوشش کی۔

مندرجہ بالا آیت کے تناظر میں اپنے کریم والدین کے ساتھ ساتھ میری تربیت میں برابر کے حصہ دار مثل والد و والدہ قابل صد احترام اپنے چچا اور انکی اہلیہ کا بھی شکر گزار ہوں۔ جب کہ میرے ہر اٹھتے قدم پر رہنمائی فرمانے والے عزیز از جان ماموں ماجد احمد خان کا بھی انتہائی مشکور ہوں۔ جملہ واجب الاحترام شخصیات کی روز و شب دعاؤں کے طفیل مجھ کم عقل اور کم ادراک کو حضور خاتم النبین، رحمۃ للعٰلمین ﷺ کی مدح سرائی کا شرف ملا۔ اپنے برادرِ اصغر محمد بابر خان کا انتہائی ممنون ہوں جو اپنی اوائل عمر سے ہی میرے حصے کی بھی کئی ایک ذمہ داریوں کا بار حسن و خوبی اٹھائے ہوئے ہے اور میری ہر ترقی میں برابر کے حصے کا مستحق ہے۔ بحمدللہ تعالی اپنی تینوں بہنوں کی دعاؤں کے طفیل آج یہ منصب عطا ہوا کہ ایک مجموعۂ نعت پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

اکتوبر ۲۰۱۷ میں جب پہلا نعتیہ کلام قلم سے ادا ہوا تو مزید ایک سال گزرا کہ کسی صاحبِ اسلوب استاذ سے اصلاح لے سکوں تلاش جاری رکھی بالآخر استاذِ محترم، پیکرِ عجز، سراپا شفقت قبلہ سیدی مقصود علی شاہ سے رابطہ قائم ہوا اور کرم بارِ دگر ہوتا چلا گیا کہ مزید محض ایک سال اور چند ماہ میں نعتیہ مجموعہ کی تیاری کا مرحلہ بھی آ گیا۔ بعد ازاں اللہ کریم کی بارگاہ سے اس حسنِ انتظام پر بھی مالکِ کائنات کے حضور سجدہ ریز ہوں کہ عصرِ حاضر کے نامور شاعر اور درویش صفت عزیز دوست دلاور علی آزر کا ساتھ میسر ہوا اور جن کی بے لوث محبتوں اور حوصلہ افزائی کے سبب فکر اور فن کی مزید وسعت عطا ہوئی۔ دیگر جن مقتدر اور چنیدہ شخصیات کے اسلوب نے مجھے متاثر کیا اور گاہے بگاہے ان کی شفقتوں کا سلسلہ بھی مختلف ذرائع سے جاری ہے ان میں سید صبیح الدین صبیح رحمانی، ڈاکٹر ظفر اقبال نوری،

ڈاکٹر صاجزادہ احمد ندیم، ڈاکٹر شہزاد احمد، اشفاق احمد غوری اور عباس عدیم قریشی میرے شکریے کے اولین مستحق ہیں۔

میرے محسن و مربی الیکٹرانک میڈیا سے وابستہ دو مشہور شخصیات، مشہور عالم دین مفتی محسن الزماں نعیمی نقشبندی اور عالمی شہرت یافتہ نعت خواں محمد وسیم صاحب کی شفقتوں پر ان احباب کا بھی انتہائی مشکور ہوں جن کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں کے سبب نعت خوانی کے ساتھ ساتھ نعت گوئی کا سفر بھی بہ حسن و خوبی جاری ہے۔

قابل صد احترام دیرینہ دوستوں جنید شیخ عطاری المدنی (مدنی چینل) اور معروف نعت خواں اویس خان رحمانی کا بھی شکر گزار ہوں کہ جن سے ہر ملاقات کے بعد سرکارِ دوعالم ﷺ کی نعت میں کام کرنے کی نئی تحریک ملتی ہے۔

دیگر ذی قدر شخصیات میں ابوالحسن خاور (لاہور)، حسان المصطفی (سیالکوٹ)، سید اعجاز حسین شاہ عاجز (گوجرانوالا)، سید فاضل میاں میسوری (انڈیا)، نواز اعظمی (انڈیا) جبکہ شہرِ کراچی سے نعت و خدمتِ نعت سے وابستہ چنیدہ شخصیات میں محمد ابرار حسین (مسرور کیفی نعت اکیڈمی)، غوث میاں (حضرت حسان حمد و نعت بک بینک)، زکریا شیخ الاشرفی (نعت نیوز)، علامہ فیصل عزیز بندگی، معروف نعت گو شاعر و نعت خواں عزیز الدین خاکی، جناب طاہر سلطانی (ادارہ چمنستانِ حمد و نعت ویلفیئر ٹرسٹ)، معروف شاعر سید حسنین رضا ہاشمی (مظفر گڑھ) شامل ہیں۔ جبکہ نعت سے وابستہ خواتین محترمہ سمعیہ ناز صاحبہ (انگلینڈ) اور صبا گل شرافت حسین (کراچی) کی دعاؤں پر ان کا بھی تہہِ دل سے شکر گزار ہوں۔

اس نعتیہ سفر میں بحیثیت ایک دوست شاعر کے نوجوان شعراء میں احمد رضا (لودھراں) اور قمر آسی (کراچی) کی بھی مسلسل معاونت پر انکا تہہِ دل سے مشکور ہوں۔

دیگر عزیز دوستوں میں قابل صد احترام زیب بھائی (زیب اسٹوڈیو)،شعیب علی (کریب اسٹوڈیو)، محمد سہیل (المرتضی ایجوکیشن فاؤنڈیشن) عبدالرزاق ملک (فاروق آباد)، احمد شوکت،منظور احمد اعوان (پاکستان نیوی)، شاہ فیصل، واجد علی،عمران بٹ،انصار قریشی،اسد علی ملک،فیضان خان،تنعیم الدین اور محمد عمر سلمان کی محبتوں پر انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

دیگر مقتدر رفقائے کار میں سرِفہرست اپنے محسنین میں بلال شاہد انوار ٹاٹا،محمد معراج الدین، وقار یونس،محمد علی انصاری،نوید احمد، یوسف غوری، وقاص الدین،عامر فیضان،فواد علی،کرامت اللہ اور سید محمد آصف کا بھی انتہائی مشکور ہوں۔

اور آخر میں بالخصوص میرے رفقائے کار عنایت اللہ، ناصر علی اور شیف محمد اعظم کا بھی انتہائی شکرگزار ہوں کہ جن کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر تعاون کے بغیر اس مجموعۂ نعت ''کاسہ'' کا تکمیل پانا ناگزیر تھا۔

دعا گو ہوں کہ کریمین میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مدحتِ شاہِ دوعالم ﷺ کے صدقے میرے بیٹوں محمد احمد رضا خان،محمد حسن رضا خان اور محمد مصطفٰی رضا خان،محمد حسین (امیر حمزہ)، بھانجے محمد اذان اور بیٹیوں کو میرے گھر والوں کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب بنائے۔محبتیں قائم و دائم رہیں۔

میرا یہ اولین نعتیہ مجموعہ ''کاسہ'' قبلہ امیر المجاہدین فنا فی خاتم النبین ﷺ، میرے بچوں کے نانا فراست اللہ خان، میرے مرحوم اجداد اور عزیز دوست محمد عامر شہید کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔ اللہ کریم مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ اور میری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

جہانداد منظر القادری

قطعہ تاریخِ اشاعت

کاسہ

سلسلۂ فکرِ منظر القادری

---2021ء---

اے جہاں داد اے گدائے مصطفیٰ

تیرا کاسہ ہے عقیدت آشنا

اِس میں ہے حمدِ خدائے وحدہ

اس میں ہے نعتِ رسولِ دوسرا

جانتا ہوں اس کو احسان و کرم

مانتا ہوں اس کو انعام و عطا

یہ سناتا ہے ترانے عشق

یہ بتاتا ہے ثنا گوئی ہے کیا

آرزو سالِ طباعت کی ہوئی

''کاسئہ نغمہ سرا'' آئی ندا

---1442ھ---

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

مونیاں شریف، گجرات

حمدِ باری تعالیٰ عزوجل

حمد و ثنائے ربّ تعالیٰ سدا کروں
یعنی خدا کا ذکر ہمیشہ کیا کروں

شانِ خدائے پاک کروں تا ابد بیاں
وقتِ اجل بھی اپنے خدا کی ثنا کروں

رکھوں جبیں کو نورِ عبادت سے تابناک
سجدہ حضورِ مالکِ ارض و سما کروں

دیتا ہے جب خدا مجھے مانگے بغیر ہی
پھر کیوں نہ اسکا شکر ہمیشہ ادا کروں

روزِ جزا ہو سایۂ عرشِ بریں عطا
رب کے حضور شام و سحر یہ دعا کروں

میں ہوں غلامِ احمدِ مختار اے خدا
دے اذن میں زیارتِ ام القرٰی کروں

مقصودِ لحن منظرؔ عاصی کا تو رہے
مدحِ حبیبِ کبریا بہرِ رضا کروں

...❀...

مناجات

مرے مولا سلیقہ مدح کا مجھ کو عطا کردے
قلم ، فکر و زباں ہر ایک کو محوِ ثنا کردے

حریمِ فکر سے بھی برتر و بالا ہے تیری ذات
خداوندہ! ذرا بابِ ثنا مجھ پر بھی وا کردے

مرے لب پر ھواللہ ھو احد ہر دم رہے جاری
ہویدا دل کی دھڑکن سے بس اک یہ ہی صدا کردے

احد، واحد، الہ العالمیں اوصاف ہیں تیرے
مرے مولا موحد میں مروں ایسی عطا کردے

ترے محبوب کے دیدار کا مشتاق ہو مولا
نگاہوں کو منور بہرِ نورِ مصطفٰی کردے

تو ہی ستار ہے غفار ہے جبار و قادر ہے
عطا مجھ کو بھی اے مولا رضائے مصطفٰی کر دے

بنے مدفن بقیعِ پاک میں شہرِ مدینہ میں
کرم منظرؔ پہ یہ بہرِ جنابِ مصطفٰی کردے

...❀...

ﷺ

مدحتِ شاہ سے آغاز ہوا بسم اللہ
حاصلِ نطق یہ اعزاز ہوا بسم اللہ

نعت کہنے کی ہی کوشش میں رہا شام و سحر
اذن پھر ناز بہ انداز ہوا بسم اللہ

دھڑکنیں صل علیٰ صل علیٰ پڑھتی رہیں
نعتِ احمد کا یہ اعجاز ہوا بسم اللہ

ویسے تو فردِ عمل خام تھی روزِ محشر
نعت کہنا مرا اعزاز ہوا بسم اللہ

ان کی آمد کا سنا قبر میں وہ آتے ہیں
مثلِ دف دل مرا ہم ساز ہوا بسم اللہ

حسرتِ جلوۂ دیدار بکھرنے ہی کو تھی
لطف ان کا مرا دم ساز ہوا بسم اللہ

ورفعنا لک ذکرک کی سند لے کے ترا
ذکر تیرے لیے افراز ہوا بسم اللہ

جب کوئی نعت لکھی آپ کے منظرؔ نے شہا
سارے عالم سے وہ ممتاز ہوا بسم اللہ

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخن کو نعت کے لمعات سے روشن کئے رکھا
شہِ ابرار کے نغمات سے روشن کئے رکھا

سرِ فہرست لکھا والضحیٰ والشّمس نُور اللہ
اور اپنا نطق ان آیات سے روشن کئے رکھا

کیا ہر بات کا آغاز ان کے نامِ عالی سے
اور اپنی بات کو اس بات سے روشن کئے رکھا

وہ سب لمحے جو شہرِ نور کی یادوں میں گزرے ہیں
ثنا کو ان حسیں ساعات سے روشن کئے رکھا

ضیائے نعت گوئی جو رضا کے در سے پائی ہے
سخن کو اپنے اس خیرات سے روشن کئے رکھا

ترے لمسِ قدم سے پائی جن ذروں نے تابانی
فلک نے خود کو ان ذرات سے روشن کیے رکھا

ہمیں امید ہے منظر لحد میں روشنی ہوگی
کہ دل کو الفتِ سادات سے روشن کیے رکھا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطلعِ نعت ہے سب زورِ بیاں ہے خاموش
دل دھڑکتا ہی نہیں اور زباں ہے خاموش

نامۂ زیست خسارہ ہی خسارہ تھا مگر
روبرو آپ کے ہر ایک زیاں ہے خاموش

جوشِ رحمت ہے نرالا سرِ محشر ان کا
جائے وحشت میں جہاں جسمِ اماں ہے خاموش

جب سے دیکھا ہے ترے گنبدِ اخضر کو شہا
آنکھ پتھرا سی گئی سارا سماں ہے خاموش

غرفۂ ہجر میں ہو نور کی بارش آقا
ساتھ میرے یہ مرا ہجر مکاں ہے خاموش

نوری پیزاروں تلے آ کے فروزاں جو ہوئی
دیکھ کر خاکِ حرم فرشِ جناں ہے خاموش

اڑتا پھرتا تھا یہ دل برگِ بریدہ کی طرح
مزرعِ دل پہ کھلی نعت خزاں ہے خاموش

مدحتِ حسنِ مکمل میں قلم خم ہے مرا
نعت کہنے سے ہی یہ قلبِ تپاں ہے خاموش

بابِ مدحت پہ یہ منظرؔ ہے کھڑا کاسہ بکف
سر خمیدہ یہ ترا عرض کناں ہے خاموش

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی سے، پہلے سخن باوضو ہوا
پھر ان کا ذکر کر کے دہن سرخرو ہوا

ہر بار اس طرح بھی ہوئی نعت مصطفیٰ
جب مدحِ کبریا میں ادا ذکرِ ھو ہوا

چشمِ زمن نے دیکھے ہیں کتنے حسیں مگر
کوئی بھی آپ سا نہ شہا خوبرو ہوا

جب نقش نعل دل پہ رکھا یوں لگا مجھے
ہر ایک زخمِ دل مرا یک دم رفو ہوا

اسرٰی کی شب وہ کیسا سماں تھا کسے خبر
یعنی محب حبیب کے جب روبرو ہوا

لگتے ہی آنکھ خود کو مدینے میں دیکھ کر
ڈھارس بندھی ہے چہرہ مرا قبلہ رو ہوا

شامل ہے اس میں رحمتِ عالم کی ذات بھی
اعلانِ نور بار جو لا تقنطوا، ہوا

فلیفرحوا بھی خوب رفعنا بھی خوب ہے
ذکرِ حبیبِ پاک ہوا، کو بہ کو ہوا

منظرؔ یہ نعت صدقۂ حسان میں ہوئی
اور صدقۂ بلال سے تو خوش گلو ہوا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ منبعِ خوشبو ہے شہرِ شاہِ خوباں ہے
وہاں کا ذرہ ذرہ لعل ہے، گوہر ہے، مرجاں ہے

جھما جھم بارشِ رحمت ہوا کرتی ہے طیبہ میں
کہ خود جبریل اس رحمت کدہ کا نوری درباں ہے

نچھاور جان و دل اس گنبدِ خضریٰ کی رونق پر
مکیں جس کا انیسِ بے کساں محبوبِ یزداں ہے

مرے آقا کرم کی اک نظر قلبِ تپیدہ پر
حوادث کی تمازت سے مسلسل دل پریشاں ہے

کھلا کرتے ہیں دل میں داغ ہر شب ہجرِ طیبہ کے
مرے اس درد کا اذنِ مدینہ ہی تو درماں ہے

مری چشمِ تصور میں سجی ہے نعت کی محفل
نبی ہیں رونقِ محفل، نقیبِ بزم، حسّاں ہے

کرم پر منحصر ہے حاضری دربارِ عالی کی
وگرنہ منظرِؔ عاصی گناہوں پر پشیماں ہے

یہ ہی پہلا سبق ماں باپ نے تجھ کو دیا منظرؔ
محمد ہی مطافِ دو جہاں ہے کعبۂ جاں ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کے دم سے ہی یہ ہست و بود قائم ہیں
رواں دواں ہے جہاں اور وجود قائم ہیں

ہوائے طیبہ مرے بام و در سے گزری ہے
فضائے دل میں مرے مشک و عود قائم ہیں

برورِ حشر ہر اک فعل مسترد ہے مگر
پڑھے تھے جتنے بھی سارے درود قائم ہیں

نبی کی آلِ عبا کے لہو کا ہے یہ ثمر
بہ پیشِ رب یہ قیام و قعود قائم ہیں

یہ فیضِ عشقِ محمد ہے اور کچھ بھی نہیں
مرے سخن میں جو زود و ورود قائم ہیں

جتن ہزار کیے لاکھ اس کو سمجھایا
درِ نبی پہ نظر کے سجود قائم ہیں

ترے ہی اذن و عطا سے ہے نعت کا منظر
ترے ہی دم سے یہ نام و نمود قائم ہیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جانِ کرم حضور ہیں شانِ عطا حضور
سب کے لیے ہیں سایۂ جود و سخا حضور

لالے پڑے ہیں عقل کو کیسا سفر کیا
لمحوں میں عرش پر ہوئے جلوہ نما حضور

ملتی نہیں مثال تمھارے جمال کی
ممکن نہیں تمھاری طرح دوسرا حضور

نکہت ہوائے طیبہ میں ہے آپ کے سبب
لہرائی ہے جو آپ کی زلفِ دوتا حضور

ٹھوکر میں انکی مال و زر و تخت و تاج ہیں
کونین میں ہیں جو بھی تمھارے گدا، حضور

آہوں میں ڈھل کے ہجر کی گھڑیاں گزر گئیں
سینے پہ میرے دستِ کرم ہو عطا حضور

بہرِ رضا عیاں ہوا مجھ پر علی کا اسم
عطار پیشوا ہوا بہرِ ضیا حضور

منظرؔ کی کوئی خواہش و حسرت نہیں رہی
در پر تمھارے دل نگوں جب سے ہوا حضور

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ نور کو دل میں بسائے بیٹھا ہوں
میں اپنا سینہ مدینہ بنائے بیٹھا ہوں

حصارِ کیف میں محسوس ہو رہا ہے وجود
درودِ عشق لبوں پر سجائے بیٹھا ہوں

عطا ہو جلوۂ زیبا قضا کے وقت مجھے
ازل سے دل میں یہ حسرت جگائے بیٹھا ہوں

اسی لیے ہوں میں ہر ایک فکر سے آزاد
حصار نعت نبی کا لگائے بیٹھا ہوں

مہک اٹھیں گے در و بامِ کوچۂ ہستی
میں ان کی راہ میں پلکیں بچھائے بیٹھا ہوں

میں دل کی آنکھوں سے تکتا ہوں گنبدِ خضری
میانِ صحنِ حرم سر جھکائے بیٹھا ہوں

نزولِ رحمتِ باری ہے قلبِ منظرؔ پر
کہ شمعِ عشقِ محمد جلائے بیٹھا ہوں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشکِ ایجاب تبھی حرفِ دعا ہوتا ہے
آل احمد کا وسیلہ جو عطا ہوتا ہے

جوڑتا ہوں سرِ قرطاس عقیدت سے حروف
اور مقصودِ سخن ان کی ثنا ہوتا ہے

یک بیک شعر اترتے ہیں تری مدحت میں
خامۂ عجز تری سمت جھکا ہوتا ہے

مدحتِ حسنِ مکمل ہو اگر جانِ سخن
بابِ انعام ہمیشہ ہی کھلا ہوتا ہے

وحشتِ عرصۂ دوراں سے میں گھبراؤں اگر
دستِ تسکیں مرے سینے پہ دھرا ہوتا ہے

سانس در سانس اذیت میں گزرتی ہے زیست
سلسلہ نعت کا جس دم بھی رکا ہوتا ہے

نام لیوا ہے نبی اور علی کا منظرؔ
اُس کو کیا رنج جو اِس در کا گدا ہوتا ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اندھیری راتیں اجال رکھیں بہ اسمِ احمد
شکستہ سانسیں بحال رکھیں بہ اسمِ احمد

اندھیرے سارے اُس اسمِ اعظم سے ہی چھٹے ہیں
مصیبتیں ساری ٹال رکھیں بہ اسمِ احمد

جو چند سطریں بطورِ مدحِ نبی ہوئی ہیں
وہ بہرِ بخشش سنبھال رکھیں بہ اسمِ احمد

ملاحتیں اور صباحتیں دو جہاں میں ساری
ہیں دستِ قدرت نے ڈال رکھیں بہ اسمِ احمد

دورانِ نعتِ نبی جو گھڑیاں وہاں پہ گزریں
وہ پیشِ نطق و خیال رکھیں بہ اسمِ احمد

درود پڑھنے کا فائدہ ہے دعائیں رب نے
قبول قبل از سوال رکھیں بہ اسمِ احمد

ہمارا مسکن ہو شہرِ طیبہ کہ جس میں رب نے
تمام اشیاء کمال رکھیں بہ اسمِ احمد

مطافِ نطق و بیاں بنا کے مدینہ، منظرؔ
قلم کی سانسیں نہال رکھیں بہ اسمِ احمد

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چشمِ نم آپ کا دیدار ہی مانگے جائے
دید کو حسنِ طرح دار ہی مانگے جائے

دست بستہ ہے زباں آپ کے در پر آقا
دولتِ مدحتِ سرکار ہی مانگے جائے

نقشِ نعلینِ کرم بار پہ سر رکھنے کو
بے خودی سنگِ درِ یار ہی مانگے جائے

جذبۂ شوق مرا چشمِ بصیرت کے لئے
خاکِ نعلینِ کرم بار ہی مانگے جائے

معتبر ہو یہ سخن نعت عطا ہو آقا
نطق اب طاقتِ اظہار ہی مانگے جائے

آپ سے اذنِ حرم آپ کا منظر آقا
مقطعِ نعت میں ہر بار ہی مانگے جائے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حسنِ تام جاری کو بہ کو ہے
لمحہ لمحہ حسنِ کل کی گفتگو ہے

حاصلِ نطق و بیاں ہے ذاتِ احمد
آپ جیسا دوسرا نہ خوبرو ہے

مقصدِ عمرِ رواں ہے نعت تیری
دیدۂ حیرت کو تیری جستجو ہے

مرکزِ نکہت ہے شہرِ مصطفی تو
اس لیے ہر ایک کوچہ مشکبو ہے

اک عجب ہی کیف میں ہے قلبِ عاصی
جب سے جانا معنیٔ لاتقنطوا ہے

کربِ دوراں میں ترا یہ نامِ نامی
دافعِ رنج و بلا ہے خیر خو ہے

حجرۂ رحمت پہ نوری سبز گنبد
خوب ہی رحمت لٹاتا چار سو ہے

مطلع و مقطع مرے نامے کا آقا
بس نشیدِ نور ہو یہ آرزو ہے

اوجِ بے حد پر ہے منظرؔ آج قسمت
تو سنہری جالیوں کے روبرو ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت تب ہوتی ہے جب دل پہ ہو تنزیل کوئی
نطق کو اذنِ نبی سے ملے ترتیل کوئی

وہ احد ہے کہ تجھے جس نے دیا خلقِ عظیم
لائے کیسے مرے آقا تری تمثیل کوئی

احمد و حامد و محمود و محمد میں ہے
رفعتِ میم کی ممکن نہیں تفصیل کوئی

ہر صحیفے میں ہوا ذکرِ محمد روشن
ہر شبِ تار کو بخشی گئی قندیل کوئی

جو گئی رات عطا مجھ کو ہوا اذنِ حرم
کردے اس خواب کی تعبیر میں تعجیل کوئی

نام سرکار کا جب بر سرِ دیواں لکھا
حکمِ نادیدہ کی جیسے ہوئی تعمیل کوئی

مصرفِ نعت میں منظرؔ کو ہمیشہ رکھنا
اس پہ ہوتی رہے انعام کی ترسیل کوئی

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضیائے سدرہ و طوبیٰ و کل جہاں روشن
انہی کے ذکر سے ہیں یہ زمیں ،زماں روشن

حضور بہرِ کرم میرے گھر میں آئیں گے
کبھی تو میرا بھی ہو جائے گا مکاں روشن

یہ فیض ان کے ہی نعلینِ نور بار کا ہے
خرام ناز سے جن کے ہے کہکشاں روشن

نقابِ نور ہے ان کے حسین چہرے پر
وفورِ نور سے ہے پھر بھی ہر زماں روشن

درود آپ پہ پڑھتا ہوں اس یقین کے ساتھ
ہو میرے واسطے آگے کا ہر جہاں روشن

بہ فیضِ نعت یہ منصب تجھے ملا منظرؔ
ہوئی ہیں فکر کی تیری بھی بستیاں روشن

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سنگِ اسود میں بسی ہے خوشبوئے بوسہ تری
اے مہِ کوہِ صفا کیا شان ہے بالا تری

لمسِ لب ہائے مبارک سے بڑھی شانِ حجر
رشکِ سنگِ خلد ہے وہ بن کے بوسہ گہ تری

اس دیارِ رنگ و نکہت میں کھڑا ہوں دم بخود
ہے جہاں جائے ولادت اے شہِ والا تری

ماورائے فہم ہیں اس شہر کی رعنائیاں
خوشبوئے نقشِ کفِ پا ہے یہاں ہر جا تری

عشق کے اصرار پر میزاب کا ہوں مقتدی
مرکزِ چشمِ رواں لیکن ہے خاکِ پا تری

کعبے کی آنکھوں سے بھی طیبہ ہی دکھتا ہے مجھے
کعبے کا کعبہ ہے وہ ہی جو ہے جلوہ گہ تری

منظرِ محشر میں ہر سو نفسی نفسی ہے بپا
باعثِ تسکیں ہے آمد سیدِ ذی جہ تری

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظر میں سرورِ دیں کا جمال رکھتا ہوں
انہی کے ذکر سے راتیں اجال رکھتا ہوں

محبتوں کے حوالوں میں ذکرِ حسنِ نبی
میں سب سے پہلے ہی بے قیل وقال رکھتا ہوں

سخن کی راہ میں تکریمِ ان کی لازم ہے
میانِ شعر ادب کا خیال رکھتا ہوں

مرا یہ نام و نسب ہے انہی کی نسبت سے
نہ کوئی خوبی نہ کوئی کمال رکھتا ہوں

حضور مجھ کو بھی جلوہ دکھایئے اپنا
کہ میں بھی سینے میں شوقِ وصال رکھتا ہوں

یہ تابِ عشق نہ دل سے کہیں بکھر جائے
قدم قدم پہ میں اسکا خیال رکھتا ہوں

ہے کیسا باعثِ صد رشک و نازیہ منظرؔ
کہ دل فدائے شہِ خوش خصال رکھتا ہوں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدۂ شوقِ ہمیشہ سے ہی نم رکھا ہے
یاد طیبہ میں دعاؤں کو بہم رکھا ہے

وہ جگہ رشک گہِ خلد و سماوات ہوئی
جس جگہ آپ نے اک بار قدم رکھا ہے

مضطرب قلب عجب لطف سے سرشار ہوا
یوں لگا دل پہ مرے دستِ کرم رکھا ہے

حرف و الفاظ ہوئے محوِ طوافِ قرطاس
جب سے مدحت میں تری وقف قلم رکھا ہے

فاصلہ حجرۂ نوری سے جو ہے منبر تک
تا ابد رب نے اسے رشکِ ارم رکھا ہے

آج ہوجائے گی طیبہ کی زیارت مجھ کو
ہاتھ میں آج مرے اذنِ حرم رکھا ہے

لمحہ لمحہ ہو مری زیست کا مصروفِ ثنا
اس دعا کو سرِفہرست رقم رکھا ہے

بخدا فکر یہ اجداد سے پائی میں نے
خامہ و نطق بس اک میم میں خم رکھا ہے

میں کہ بے نام سا منظرؔ تھا بروزِ محشر
مدحتِ شاہ نے ہی میرا بھرم رکھا ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برائے مدح کہوں نوّرَ اَلقمر آقا
سلام پڑھتے ہیں تم پر شجر، حجر آقا

تمھارے دستِ کرم سے رواں ہوئے چشمے
جدھر اشارہ ہوا جھک گیا قمر آقا

عدن کے باغ کی نکہت ہو یا کہ مشکِ ختن
ترے پسینے سے پاتے ہیں سب اثر آقا

میں اس امید پہ محفل سجائے رکھتا ہوں
کبھی تو آپ بھی آئیں گے میرے گھر آقا

وفورِ نور سے بھر جائیں گے گلی کوچے
خوشی سے جھومیں گے میرے بھی بام و در آقا

میں تشنہ لب ہوں مگر بے نوا نہیں ہوں حضور
کہ آپ ہی تو ہیں سلطانِ بحر و بر آقا

تمھارے در کے غلاموں کا میں غلام رہوں
مرے لیے ہے یہ نسبت ہی معتبر آقا

بہت اداس ہوں شہرِ مدینہ آنے کو
خدارا اب تو کوئی آئے نامہ بر آقا

شکستہ خواب ہے ، دامن دریدہ ہے منظرؔ
طفیلِ حضرتِ حسنین اک نظر آقا

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت لکھتا ہوں تو لگ جاتے ہیں اعرابِ نور
میم لکھتے ہی امڈ آتے ہیں سیلابِ نور

آنکھ لگتے ہی تری دید عطا ہوجائے
کاش ایسا بھی عطا ہو مجھے اک خوابِ نور

وہ ہوں صدیق و عمر یاہوں غنی و حیدر
سروں کے تاج ہیں ، تیرے سبھی اصحابِ نور

وقتِ رخصت بھی مواجہ پہ نگاہیں ہیں جمی
دل میں بجتی ہے مرے کیسی یہ مضرابِ نور

اپنی پلکوں سے ترے در پہ ہوں دیتا دستک
ہوں عطا بہرِ شفاعت مجھے اسبابِ نور

موجِ طوفان کے حلقے میں ہے سارا منظر
میری کشتی کو عطا ہو کوئی گردابِ نور

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے میری زیست کا حاصل محبت آپ سے آقا
مرے حرف وسخن میں ہے حلاوت آپ سے آقا

یہ جو دستِ عطا سے پنج آبی نہریں جاری ہیں
ورائے عقل پائی ہے عنایت آپ سے آقا

سبھی عشاق ہیں تیار اپنی جان دینے کو
ہے ساری عشق ومستی کی حرارت آپ سے آقا

ظہورِ نور سے ہیں آپ کے، دونوں جہاں روشن
ہے مہر وماہ وانجم کی بھی ہے طلعت آپ سے آقا

بروزِ حشر کیسے ڈگمگائیں گے قدم میرے
وہاں خود آپ ہونگے ہے بشارت آپ سے آقا

قضا آئے تو میرے سامنے ہو منظرِ طیبہ
مجھے درکار ہے اتنی عنایت آپ سے آقا

...❀...

ﷺ

باعثِ ردِ بلائے دو جہاں میرے نبی
آپ ہی ہیں دافعِ ہر اک زیاں میرے نبی

پردۂ قربت میں رب نے کیا دیا کتنا دیا
صرف رب ہے اور اس کے راز داں میرے نبی

آپ کی آمد پہ طیبہ میں نرالی دھوم تھی
دف پہ گاتی تھیں ترانے بچیاں میرے نبی

انگلیوں کی اوٹ سے حسان نے دیکھا اسے
آپ کا چہرہ تھا کتنا ضوفشاں میرے نبی

حشر میں ہم سے گنہگاروں کو مل جائے گا چین
آپ جب تشریف لائیں گے وہاں میرے نبی

آپ کے در سے ملی خیرات پر زندہ ہوں میں
آپ کا ہی نام ہے وردِ زباں میرے نبی

آبدیدہ ہوں غمِ عشقِ رسولِ پاک میں
شہرِ طیبہ سے ملے تسکینِ جاں میرے نبی

گردشِ ایام سے ہے حالِ دل زار و زبوں
ذکر سے ہے آپ کے آرامِ جاں میرے نبی

وقتِ رخصت آبشارِ غم رواں آنکھوں سے ہے
اس حزیں منظر کی ہے سولی پہ جاں میرے نبی

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نثار کرنے کو ہوش و قرار آیا ہوں
درِ نبی در پہ بہت دل فگار آیا ہوں

حروفِ عرض لبِ شوق پر سجائے ہوئے
ترے دیار میں زار و قطار آیا ہوں

بوجہِ عصیاں ہوں آشفتہ ، نادم و نالاں
میں لے کے دامنِ دل تار تار آیا ہوں

متاعِ حرف و سخن نعت سے نہ ہو قاصر
دیارِ پاک میں اب اشک بار آیا ہوں

حدودِ شرع میں سر کو جھکائے رکھا ہے
اگرچہ آنے کو دیوانہ وار آیا ہوں

بقیعِ پاک میں دوگز زمین لینے کو
کرم کے شہر میں عرضی گزار آیا ہوں

وہ نور نور سا منظر حسین گنبد کا
میں جلوے دیکھ کر اس کے ہزار آیا ہوں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجومِ عاشقاں میں آپ کے در پر میں حاضر ہوں
گناہوں پر پشیماں ہوں بہ چشمِ تر میں حاضر ہوں

حجر، برگ و ثمر، شمس و قمر جھک کر سلامی دیں
صلوٰۃ و السلام اے شاہِ خشک و تر میں حاضر ہوں

یہ دل امراض عصیاں سے قریبِ مرگ پہنچا ہے
بچا لو اور جِلا دو شاہِ بحر و بر میں حاضر ہوں

نہیں کچھ مقصدِ عالم تمہی ہو مرکزِ عالم
تمہارے در پہ ہی ایمان و دیں لے کر میں حاضر ہوں

علاجِ تشنگی کے واسطے میری کرم یہ ہو
بلائیں نام لے کر جب سرِ کوثر میں حاضر ہوں

خوشی ہے دیدنی اس قلبِ مضطر کی مرے آقا
لئے یہ نعت اپنے دل کے کاغذ پر میں حاضر ہوں

سرِ میزاں پکارا جاؤں یہ اعزاز ہو میرا
سجائے تاجِ نعلینِ عطا سر پر میں حاضر ہوں

بسی ہے ایک مدت سے یہ حسرت قلبِ منظرؔ میں
کہے دربار میں آ کر! مرے سرور، میں حاضر ہوں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لوحِ دل پر جو تنزیلِ مدحت ہوئی نطق مدحِ محمد کا خوگر ہوا
حرف در حرف کرنیں چمکنے لگیں مدح لکھی تو دیواں معطر ہوا

نور سے رب نے اپنے بنایا جنہیں، وجہِ تخلیقِ کونین کہیئے انہیں
وہ ہیں ممدوحِ رب یعنی خیر الورٰی وجہِ حسنِ جہاں ان کا پیکر ہوا

گرمی و تابِ محشر میں چاروں طرف نفسی نفسی کا عالم تھا، سایہ نہ تھا
پھر وہ پردہ اٹھا میرے لب سے رواں یا محمد محمد مکرر ہوا

آپ کے فیضِ نوری سے اصحاب کو صدق و عدل و غنا و شجاعت ملی
کوئی صدیق و فاروق و عثماں ہوئے اور کوئی میرے آقا کا حیدر ہوا

وہ ہو مرحب یا عنتر یا ہو عبدِوُد، ضربِ حیدر سے سب پارہ پارہ ہوئے
لافتیٰ کی سند اپنے حیدر کو دی جس کی ہیبت سے خم بابِ خیبر ہوا

غزوۂ بدر و کرب و بلا دیکھیے دینِ اسلام کو جب ضرورت پڑی
اک عدد تین سو تیرہ افضل ہوا دوسرا جب ہوا تو بہتّر ہوا

خام نکلے عمل سارے محشر کے دن حبِ آلِ محمد سے ڈھارس بندھی
خلد کا اذن بخشا گیا ہے مجھے فیصلہ جب بدستِ پیمبر ہوا

خام و تشنہ تھا الفاظ بے رنگ تھے اور شہرِ سخن میں خموشی ہی تھی
آج منظر یہ شاداں ہے مسرور ہے جب سے اس کو عطا آپ کا در ہوا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے دل میں بہت مدت سے ارمانِ مدینہ ہے
سجے ہیں اشک آنکھوں میں کہ جیسے آبگینہ ہے

گھرا ہوں گردشِ طوفانِ عصیاں میں، مرے آقا
ہے بحرِ بیکراں طغیانی ہے میرا سفینہ ہے

غبارِ راہِ طیبہ ہے عقیدت کا حسیں محور
جبینِ شوق کی منزل درِ شاہِ مدینہ ہے

عقیدت کے سوا افکار کا حاصل نہیں کچھ بھی
ختن کے مشک سے بھی بڑھ کے آقا کا پسینہ ہے

کرم شاہِ مدینہ کا ہوا ہے میری ہستی پر
مرے مرشد سے جاری مجھ کو فیضانِ مدینہ ہے

سدا منظرؔ رہے مصروفِ نعت و مدحِ سرور میں
محبت کے قرینوں میں سخن بھی اک قرینہ ہے

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شافعِ روزِ جزا نورِ ہدیٰ ماہِ عرب
بالیقیں ہیں آپ شاہِ انبیا ماہِ عرب

قبر میں کنت تقولوا جب کہیں منکر نکیر
اس گھڑی ہونٹوں پہ ہو صل علی ماہِ عرب

گو نہیں زادِ سفر لیکن گزارش ہے یہ ہی
اذن طیبہ کا مجھے کردے عطا ماہِ عرب

تذکرہ کرتا رہوں ہر وقت شہرِ نور کا
زیست کا مقصود ہے طیبہ ترا ماہِ عرب

طوق خواجہ کی غلامی کا رہے زیبِ گلو
میں رہوں تیرے گداؤں کا گدا، ماہِ عرب

روز دل میں یادِ طیبہ لے کے سوجاتا ہوں میں
بہر رحمت ہی کبھی خوابوں میں آ، ماہِ عرب

گنبدِ خضریٰ تصور میں لئے بیٹھا رہوں
اور مری آنکھیں رہیں محوِ لقا ماہِ عرب

عشق و الفت کا تقاضہ ہے کہ تیرا ذکرِ پاک
ہو بیاں لب سے مرے صبح و مسا ماہِ عرب

تیری پیزاروں سے مس ہو کے فروزاں جو ہوئی
کاش مل جائے وہی خاکِ شفا ماہِ عرب

جب ہو منظرؔ قادری کے سامنے روضہ ترا
بس اِسی لمحے اُسے آئے قضا ماہِ عرب

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری رحمت سے اذنِ حاضری کی جب خبر آئی
یکا یک چاندنی صحنِ تمنا میں اتر آئی

وفورِ ہجر سے رکنے لگا تھا میرا دل لیکن
شبیہِ نقشِ نعلِ پاک اس دل پر ابھر آئی

مری آنکھیں مچل اٹھیں گی شوقِ دیدِ طیبہ میں
کسی زائر کی گردِ رہ گزر، ان میں اگر آئی

زباں پر آنے والی تھی صدائے السلام آقا
مگر چشمِ عقیدت اس سے پہلے عود کر آئی

شرف یہ تھا کہ میں عصیاں کا مارا جاؤں گا طیبہ
مگر جب بستۂ اعمال پر میری نظر آئی

بروزِ حشر بائیں ہاتھ میں نامہ دیا جاتا
شفاعت سرورِ عالم کی اس سے پیشتر آئی

لگی جب آنکھ میری گنبدِ خضری کے سائے میں
درونِ خواب فردوسِ بریں مجھ کو نظر آئی

مرے حالات پر آقا نے یوں چشمِ کرم ڈالی
مرادِ قلبِ مضطر بھی بغیرِ عرض بر آئی

خدا کا شکر ہے منظرؔ میں شہرِ مصطفی میں ہوں
سند بخشش کی میرے ہاتھ کیسی معتبر آئی

...❀...

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

دار و مدارِ حاضری تیری رضا سے ہے
حرف و بیانِ شوق بھی تیری عطا سے ہے

آنکھوں سے چُومتا ہُوں ترا گنبدِ جمیل
اِس کا جمال و نور ترے نقشِ پا سے ہے

صدیوں کے فاصلے میں بھی ہے یوں ہی سر بلند
نسبت تمھاری نعت کی تو خودخُدا سے ہے

شُکرِ خُدا کہ ہُوں رہِ حسّاں پہ گامزن
آغازِ نطق میرا بھی صلِّ علیٰ سے ہے

کاسہ بکف ہوں ان کے درِ خیر پر کھڑا
اک واسطہ مرا بھی شہِ دوسرا سے ہے

روشن ہے ان کی نعت سے آئینۂ خیال
آنکھوں میں روشنی رخِ خیر الوریٰ سے ہے

منظرؔ ! میں ہوں علی کا کوئی کیا دبائے گا
میرا تمام سلسلہ شیرِ خُدا سے ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوحِ دل پر نقش ہے نقشِ کفِ پا آپ کا
اس لیے محشر میں ہے ہم کو سہارا آپ کا

حکم پا کر آپ کا سورج پھرا، الٹے قدم
چاند دو ٹکڑے ہوا پا کر اشارہ آپ کا

چھٹ گئے سب غم کے بادل مٹ گئے رنج والم
نامِ نامی جیسے ہی میں نے پکارا آپ کا

انگلیوں کی اوٹ سے دیکھا جسے حسان نے
نور کے پردوں میں تھا کیسا نظارہ آپ کا

ام معبد رحمتِ عالم کو تکتی رہ گئیں
اس قدر تھا چہرۂ والشّمس پیارا آپ کا

نعت کا پہلو ہے ہر اک آیتِ قرآن میں
ہے کلام اللہ میں یوں ذکر سارا آپ کا

جو پڑھے نوکِ سناں پر بھی کلامِ کبریا
وہ شہیدِ کربلا ہی ہے دلارا آپ کا

دامنِ اصحاب ہے ہاتھوں میں تو محفوظ ہوں
راہِ حق کا راہبر ہے ہر ستارہ آپ کا

منظرِ شہرِ خموشاں ہو اندھیری قبر ہو
لب پہ ہو لبیک آقا اور نعرہ آپ کا

...❀...

ﷺ

حضور نعت کا مصرع کوئی عطا کردیں
مطافِ فکر و سخن اور خوشنما کردیں

نگاہِ شوق تڑپتی ہے روئے انور کو
دوائے کربِ دروں شاہِ انبیا کردیں

ہمیشہ رہتا ہوں مصروف جن کی مدحت میں
عجب نہیں وہ مجھے اجر خود سے آ کر دیں

ہر ایک بارہویں تاریخ ہوں تمھارے حضور
نصیب ایسا مرا شاہِ دوسرا کردیں

کوئی بھی خواہشِ نام و نسب نہیں آقا
برائے تاج مجھے نقشِ پا عطا کردیں

میں کب سے بیٹھا ہوا ہوں ردائے نعت لیے
حضور بھیک عطا بہرِ مرتضیٰ کردیں

زہے نصیب کہ پروانۂ رہائی ترا
بروزِ حشر وہ منظرؔ تجھے بلا کر دیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

موجزن ہے خوشبوؤں کا اک سمندر ،واہ واہ
گیسوئے آقا ہیں جیسے مشک و عنبر، واہ واہ

یہ چمکتے اور دمکتے مہر و ماہِ آسماں
ہیں منور تیری پیزاروں سے جھڑ کر، واہ واہ

درمیاں اصحاب کے والشّمس کی تابانیاں
تارے صدیق و عمر، عثمان و حیدر، واہ واہ

چل پڑے سدرہ سے بھی آگے بصد شان وحشم سے
جانبِ قصرِ دنیٰ محبوبِ داور، واہ واہ

سنگِ میل و سمت و جادہ کچھ نہیں واضح جہاں
لامکاں کو آپ نے پھر بھی کیا سر، واہ واہ

منزلِ قوسین ہے قربِ خدائے پاک ہے
رب ہب لی امتی اس دم بھی لب پر، واہ واہ

خیبری چادر میں آقا آپ اور مولا علی
جلوہ فرما فاطمہ شبیر و شبر واہ واہ

دلربا چہرہ حسیں زلفوں کے ہالے میں گھرا
اور اوڑھے اس پہ وہ اک نوری چادر واہ واہ

نور ذاتِ کبریا میرے نبی کی ذات میں
ہر طرف چھایا ہوا ہے ان کا منظر واہ واہ

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرارِ قلبِ مضطر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ
محبت ہی سراسر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

انہی کے روئے انور سے ہے خورشیدِ فلک روشن
ضیائے ماہ و اختر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

بشر ہونے کا اعلاں بھی یقیناً حق پہ مبنی ہے
پہ نورِ ربِ اکبر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

چنیں پلکوں سے خاکِ پا تمنا دل میں ہے لیکن
کہاں ایسے مقدر ہیں، مکینِ گنبدِ خضریٰ

علی و فاطمہ ہوں یا کہ وہ شبیر و شبر ہوں
تمہارے سارے گوہر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

ڈراؤ مت ہمیں ہنگامِ محشر سے ارے واعظ
شفاعت کو میسر ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

سبھی اجداد و مرشد کا ادب تسلیم ہے مجھ کو
مگر آقائے منظرؔ ہیں مکینِ گنبدِ خضریٰ

…❀…

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترے حضور یہ سوغات لکھ کے لایا ہوں
میں بے ہنر یہ مناجات لکھ کے لایا ہوں

اگرچہ مدح کے شایاں ملا نہ حرف کوئی
وفورِ شوق میں جذبات لکھ کے لایا ہوں

سخن کا مرکز و محور تری ہی ذات رہی
ترا ہی نام تری بات لکھ کے لایا ہوں

کریم آپ کی مرضی پہ ہے قبولِ سخن
میں ٹوٹے پھوٹے یہ کلمات لکھ کے لایا ہوں

جو درد سینے میں طیبہ سے دور رہ کے تھا
وہ سارے ہجر کے حالات لکھ کے لایا ہوں

’’فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہو‘‘
پڑھو تو کس کے میں نغمات لکھ کے لایا ہوں

سکھائے جو بھی تھے ماں باپ نے حروفِ ثنا
وہ سارے توشۂ لمعات لکھ کے لایا ہوں

گدا مدینے کا کہہ کر پکاریں منظرؔ کو
بہ طرزِ نعت یہ حاجات لکھ کے لایا ہوں

…❀…

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غنچہ وگل میں نہ ہرگز مشک اور عنبر میں ہے
جیسی خوشبو مصطفٰی کے گیسوئے اطہر میں ہے

ہر گھڑی طیبہ کی یادوں میں مگن ہے دل مرا
آرزو شہرِ مدینہ کی دلِ مضطر میں ہے

کم نہ ہوں گی اب کسی تدبیر سے بے تابیاں
اے طبیب ان کا مداوا دیدِ بام و در میں ہے

مژدۂ اذنِ حرم سے دیں تسلی زیست کو
زندگی بس دیدِ طیبہ کے حسیں محور میں ہے

''دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں''
بو ہریرہ کو خبر ہے کیا مری چادر میں ہے

میں ہزاروں جان سے قربان اس رحمت پہ جو
صورتِ بادِ تسلّی گرمئ محشر میں ہے

نقشِ نعلینِ کرم سے ہیں جہاں میں عزتیں
کیا کوئی خوبی بھی اپنی بے نوا منظرؔ میں ہے؟

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلم ہے ہاتھ میں اور مدحتِ شاہِ امم ہے
ردائے عجز اوڑھے فکر میری سر بہ خم ہے

کہاں میں اور کہاں مدحت نگاری کا یہ منصب
ترے اذن و عطا سے ہی رواں میرا قلم ہے

ترا رتبہ رفعنا اور تیری بات اونچی
سرِ محشر بھی سایہ دار تیرا ہی علم ہے

شہِ کونین ہیں وہ اور ممدوحِ خدا ہیں
کلام اللہ میں بھی ذکر انکا دم بہ دم ہے

دلِ عاصی مرا رحمت طلب کرتا ہے تجھ سے
رضا اللہ کی تیری رضا سے ہی بہم ہے

وہاں کی خاک میں مدفوں ہو تم جانِ دوعالم
تبھی تو خاکِ طیبہ غازۂ روئے ارم ہے

مرادِ مصطفی ہے وہ نرالی شان والا
مرا فاروقِ اعظم پیکرِ جاہ و حشم ہے

حیا کے باغ میں پھیلی ہوئی ہے جس کی خوشبو
وہ ذوالنورین دامادِ نبی ہے محترم ہے

طریقت جس کے بابِ فیض سے جاری ہوئی ہے
علی مولا وہ بابِ علم ہے جانِ حِکَم ہے

یہ منظرؔ ہر گھڑی ہر دم فقط طیبہ پکارے
کہ اس کی فکر کی منزل ترا عالی حرم ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر شے کو تبھی جشن منانے کی پڑی ہے
یہ والیِٔ کونین کے آنے کی گھڑی ہے

آئے ہیں سرِ عرشِ عُلا سیدِ عالَم
کُل خلقِ جناں دید بہ کف رہ میں کھڑی ہے

طیبہ کی کرم بار گھٹائیں ہیں نظر میں
آنکھوں سے رواں حبِ مدینہ کی لڑی ہے

ملتا ہے ترے در سے بنا مانگے ہمیشہ
رحمت تری اے شاہ اُمم کتنی بڑی ہے

حاصل ہے مجھے نسبتِ نعتِ شہِ والا
صد شکر عقیدت مری مدحت سے جڑی ہے

نعلین کرم بار ہے سر پر مرے منظرؔ
قندیلِ عقیدت مرے ماتھے پہ جڑی ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واہ شاہِ دوسرا رتبہ شبِ اسری ترا
رفعتِ افلاک نے سر پر لیا تلوا ترا

ڈوب جائیں گے مہ و انجم سبھی وقتِ سحر
صبحِ صادق کی طرح ہوگا عیاں جلوہ ترا

دھڑکنوں کی دف پہ دل ہے محوِ نعت و التجا
پڑھ رہا ہے نعت تیری یا نبی بندہ ترا

اے امام الانبیا، اے نائبِ پروردگار
آج بھی تکتی ہے رستہ مسجدِ اقصی ترا

جلوہ گر تھے دوشِ الفت پر شہیدوں کے امام
اے شہِ دیں اس لئے لمبا ہوا سجدہ ترا

جا ں گُسِل روزِ جزا ہے المدد اے مہرباں
سب کھڑے ہیں منتظر اٹھ جائے اب پردہ ترا

تیری ہی آمد پہ ہے موقوف سارا سلسلہ
حشر میں سب یک زباں ہوکر پڑھیں نغمہ ترا

بہر سجدہ چاہیے منظرؔ سے دیوانے کو بھی
سنگِ در اے جانِ جاں اے سیدِ ذی جہ ترا

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر نیچی، خمیدہ سر، جبیں کو اپنی خم رکھنا
مدینہ جانے والو جب وہاں پہلا قدم رکھنا

یہاں کی حاضری ایقانِ بخشش کو بڑھاتی ہے
لبوں پر التجائے مغفرت آنکھوں کو نم رکھنا

انہی کے دم قدم سے بزمِ ہستی میں بہاریں ہیں
حضورِ حق دعاؤں کو وسیلے میں ہی ضم رکھنا

یہ شہرِ شاہِ خوباں ہے یہاں رحمت برستی ہے
جبینِ شوق کے سجدے سرِ باغِ ارم رکھنا

یہ در اللہ کے محبوب کا ہے اے دلِ ناداں
ادب کے ساتھ رودادِ الم، دیوانِ غم رکھنا

بنے روزِ جزا موجب رہائی کا تری منظرؔ
ترا ہجر مدینہ کا مسلسل دل میں غم رکھنا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صاحبِ جود و سخاوت کون ہے تیرے سوا
قاسمِ ہر ایک نعمت کون ہے تیرے سوا

کس کے دم سے رتبۂ عالی پہ ہے آدم نژاد
رشک گاہِ آدمیت کون ہے تیرے سوا

درجۂ ختمِ رسل پر کون ہے جلوہ فگن
لائقِ ختمِ نبوت کون ہے تیرے سوا

بخشوائے گی گنہگاروں کو جو محشر کے دن
کس نے پائی ہے یہ قدرت کون ہے تیرے سوا

جب الٰی غیری الٰی غیری صدائیں ہوں بلند
جو کرے سب کی شفاعت کون ہے تیرے سوا

ذکر جس کا خود خدائے پاک نے رکھا رفیع
ایسا ممدوحِ جلالت کون ہے تیرے سوا

جس کی نکہت پر ہے قرباں ہر صبیح و ہر ملیح
وہ نمک آگیں صباحت کون ہے تیرے سوا

ہے اگرچہ درمیاں چودہ صدی کا فاصلہ
پھر بھی ایماں کی حرارت کون ہے تیرے سوا

پھر کے تیرے در سے منظرؔ جائے گا کیونکر کہیں
مرکزِ رشد و ہدایت کون ہے تیرے سوا

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ شوق کو دیتی ضیا روضے کی جالی ہے
مدینہ مرکزِ مدحت ہے اس کی شان عالی ہے

کھڑا ہے ہاتھ باندھے سرخمیدہ عرضِ دل لے کر
کہ شہرِ ہجر سے آیا ہوا یہ اک سوالی ہے

مدینہ سے ہی تو منسوب ہے یہ سرزمیں میری
اسی کا فیض ہے چاروں طرف پرچم ہلالی ہے

ثنا گوئی بفیضِ مصطفی ہم کو میسّر ہے
نہ ہم میں طرزِ مدحت ہے نہ ہی سوزِ بلالی ہے

ثنائے مصطفٰی نے لاج رکھی دوجہانوں میں
کہ جو آقا ہے میرا، دو جہاں کا وہ ہی والی ہے

غلامِ اہلِ بیتِ پاک ہیں ماں باپ بھی میرے
جنہوں نے حبِ آلِ پاک میرے دل میں ڈالی ہے

چھپا لیجئے مجھے دامانِ رحمت میں مرے آقا
مرا اعمال نامہ خام ہے دامن بھی خالی ہے

بروزِ حشر آنکھوں سے رواں ہے آب شار مدح
عجب جاں سوز منظر آج تیری خستہ حالی ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم گداؤں بے نواؤں کا سہارا آپ ہیں
ظلمتیں مٹتی ہیں جس سے وہ ستارا آپ ہیں

احمدِ مرسل سراپا رحمتہ للعلمیں
مرکزِ جود و سخا حسنِ دلآرا آپ ہیں

جب الٰی غیری پکاریں گے تمامی حشر میں
کامل و اکمل سہارا تب ہمارا آپ ہیں

والئ کون و مکاں ہیں،فخرِ حسنِ دو جہاں
نکہت و نورِ جہاں سارے کا سارا آپ ہیں

''آپ کی مرضی پہ ہے موقوف طیبہ کا سفر''
ہے مجھے درکار جس کا اک اشارہ آپ ہیں

پل پہ منظرؔ ڈگمگا جائے نہ مولا ہو کرم
جانِ جاں اس وقت بھی میرا سہارا آپ ہیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہارِ باغِ عدن ہے آقا تری صباحت کے صدقے واری
تمام حسن و جمال آقا تری وجاہت کے صدقے واری

خطیب سارے ادیب سارے ہیں تیرے آگے سخن خمیدہ
فصاحتیں اور بلاغتیں سب تری خطابت کے صدقے واری

قطار اندر قطار ہیں کہکشائیں ساری مَلَک بھی سارے
شبِ ملاقات کل خدائی تری بصارت کے صدقے واری

سوا طلب سے بھی بھر گئی تھی ابوہریرہ کی خالی چادر
نوال و جود و عطائے عالم تری سخاوت کے صدقے واری

لعاب سے اپنے شیریں تُو نے کیا ہے کھاری کنوئیں کو آقا
ہے سلسبیلِ ارم ازل سے تری حلاوت کے صدقے واری

بشر کی صورت میں نوری پیکر ، سراپا ذاتِ خدا کے مظہر
حسین سارے جمیل سارے تری وجاہت کے صدقے واری

لطیف و پرنور جسم تیرا، ہے حُسنِ تقدیس اسم تیرا
نزاکتیں اور کرامتیں سب تری لطافت کے صدقے واری

مرا یہ ایماں ہے خاتم الانبیا ہے مولا مرے تو واللہ
ترا یہ منظرؔ فقیر و احقر تری نبوت کے صدقے واری

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

استماعِ ذکرِ حق، مصرف سدا ہو یا نبی
ورد لب شام و سحر صلِ علیٰ ہو یا نبی

پھر تمنّائے زیارت لے چلے سوئے حرم
پھر سے عاشق پر کوئی ایسی عطا ہو یا نبی

یا محمد کہتے کہتے دم نکل جائے مرا
سر سوئے روضہ دم آخر جھکا ہو یا نبی

حشر میں پاؤں لواء الحمد کے نیچے جگہ
اور سر پر سایہ زلف دوتا ہو یا نبی

دم بہ دم آراستہ روئے سخن کرتا رہوں
اک یہ ہی مصرف مرا صبح و مسا ہو یا نبی

چاہتا ہے نامۂ اعمال منظرؔ اس طرح
اوّل و آخر لکھا صل علیٰ ہو یا نبی

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر صبح پر فضا مرے شمس الضحیٰ سے ہے
اور چاند کی ضیا مرے بدر الدجی سے ہے

آیا پلٹ کے مہر، قمر چاک ہوگیا
اظہارِ حکم آپ کی ہر ہر ادا سے ہے

سارے جہاں کی رونقیں برگ و گل و چمن
اے کار گاہِ حسن تری ہی عطا سے ہے

اور آمنہ کے گھر کی طرف کعبے کا جھکاؤ
اظہارِ عجز دیکھیے ام القریٰ سے ہے

نعلینِ مشک بار سے نسبت ہوئی انہیں
اک نور ضوفشاں تبھی ثور و حرا سے ہے

نورِ خدا کے بالیقیں مظہر ہوئے نبی
مصدر نبی کے نور کا نورِ خدا سے ہے

ہوگی درونِ قبر جو ایماں کی باز پُرس
کہہ دوں گا واسطہ مرا خیر الورٰی سے ہے

منظرؔ یونہی قلم نہیں سرشار نعت سے
اذن و عطا سے ان کے ہے ماں کی دعا سے ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیے رخ پہ نوری نقاب آ گئے ہیں
جنابِ رسالت مآب آ گئے ہیں

مقفّل ہوا جن پہ بابِ رسالت
وہ آقائے عزت مآب آ گئے ہیں

اشارہ ملا اس طرح حاضری کا
کہ شہرِ مدینہ کے خواب آ گئے ہیں

یہ ارض و سما جن کے صدقے بنے ہیں
دو عالم کے وہ انتساب آ گئے ہیں

سرِ عرش رونق ہے شاداں ہیں قدسی
حبیبِ خدا وہ جناب آگئے ہیں

اندھیروں سے کہہ دو کہ خورشیدِ بطحا
لئے نکہتوں کا نصاب آگئے ہیں

لکھا نامِ نامی جو منظرؔ نے ان کا
تو اعراب مثلِ گلاب آگئے ہیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں سے تا بہ فلک ایسا رہنما نہ ملا
وہ عبدِ خاص و مکرم ہمیں یگانہ ملا

زمانے بھر میں بہت سے حسین ہیں لیکن
کوئی بھی ثانی ترا شاہِ دوسرا نہ ملا

سخنوران جہاں سر پٹختے پھرتے ہیں
برائے مدحتِ نعلین قافیہ نہ ملا

رضا خدا کی ، انہی کی رضا سے ہے منسوب
بغیر عشقِ محمد کبھی خدا نہ ملا

تمھارے در پہ پڑے ہیں اِدھر اُدھر کے نہیں
تمھارے در کے سوا کوئی آسرا نہ ملا

زبانِ اردو میں نعتیں رقم تو ہوتی رہیں
مگر کوئی بھی ہمیں ثانئ رضا نہ ملا

گدائے عشقِ نبی طیبہ سے پلٹتے ہوئے
وفورِ ہجرِ مدینہ سے خوش نما نہ ملا

بروزِ حشر الٰہی غیری کی صدائیں ہیں
کسی کو تیرے سوا کوئی پیشوا نہ ملا

امام میرا علی ہے تو پیر جیلانی
تری عطا سے ہمیں ایسا پیر خانہ ملا

میں پنجتن کا ہوں منظرؔاور اس پہ فاخر ہوں
درِ رسول سے کیاخوب یہ گھرانہ ملا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر سو ہے جس کی جلوہ نمائی وہ آپ ہیں
جس کے لیے ہے ساری خدائی وہ آپ ہیں

روشن چمکتے چاند ستاروں کا کیا کہیں
خلدِ بریں بھی جس نے سجائی وہ آپ ہیں

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک مرے حضور!
جاری ہے جس کی مدح سرائی وہ آپ ہیں

بہرِ اماں ہوں نقشِ کفِ پا کے سائے میں
لو دل کی میں نے جس سے لگائی وہ آپ ہیں

محفل میں آپ آئیں گے ایمان ہے مرا
پلکیں ہیں جس کی رہ میں بچھائی وہ آپ ہیں

ادرکنی یارسول پکارا کرم ہوا
بگڑی ہماری جس نے بنائی وہ آپ ہیں

جن کی رضائے پاک سے مشروط ہے اماں
ایسی ہے جن کی فرماں روائی وہ آپ ہیں

بے نام سا وجود تھا منظرؔ کرم ہوا
اس کو ملی ہے جس کی گدائی وہ آپ ہیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کی رف رف سواری لاجواب
شان مولا نے نکھاری لاجواب

تشنگی کے واسطے اصحاب کی
انگلیوں سے چشمے جاری لاجواب

ام معبد دیکھتی ہی رہ گئیں
آپ کی صورت وہ پیاری لاجواب

ایکم مثلی ترا اعلان ہے
اور تری وہ روزہ داری لاجواب

امن ہو یا جنگ ہیں تجھ پر فدا
چار یاروں کی وہ یاری لاجواب

مرتضیٰ مشکل کشا خیبر شکن
کفر پر اک ضرب کاری لاجواب

مادرِ حسنین و زینب، فاطمہ
آپکے دل کی دلاری لاجواب

راکبِ دوشِ نبی حسنین ہیں
لاجوابوں کی سواری لاجواب

تاجداروں کی بھی خم گردن جہاں
تاجور کی تاج داری لاجواب

نعت گو مجھ کو بنایا اور یوں
قسمتِ منظرؔ نکھاری لاجواب

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعویٰ نہیں ذرا بھی کہ عرفانِ نعت ہے
حاضر جہاں پہ ہوں مَیں وہ ایوانِ نعت ہے

ممدوح ذات حق کی ہے مدحت کا مرحلہ
بے قیل و قال محض یہ احسانِ نعت ہے

رب کا کلامِ نُور ہے تعبیرِ حُسنِ کُل
نعتوں کی سلطنت کا وہ سلطانِ نعت ہے

عشقِ نبی میں ڈوب کے دیکھو تو تب لگے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لے کر چلا ہُوں نعت کی فردِ عمل کو ساتھ
میدانِ حشر اصل میں میدانِ نعت ہے

آقا کے نقشِ نعل کی تعظیم کے طفیل
منظرؔ بھی آج صاحبِ دیوانِ نعت ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فروزاں فروزاں ضیائے مدینہ، ہے سب حسنِ عالم فدائے مدینہ
اس آفت زدہ شہرِ یثرب میں آقا، تمہی بن کے رحمت ہوآئے مدینہ

ترا شہرِ خوباں دعاؤں کا محور، دل و جاں ہوئے ہیں معطر، منور
لبوں پر سبھی بس یہی التجا ہے، رہے میرے دل میں ولائے مدینہ

حسیں سبز گنبد پہ نظریں جمائے زباں پر سلاموں کے گجرے سجائے
میں مسحور و بیخود ہوں صحنِ حرم میں، ہے پر نور کتنا لقائے مدینہ

کبھی شدتِ اضطرابِ الم ہے کبھی گرمئِ شمسِ محشر میں دم ہے
سیاہ کار اور مغفرت کے سوالی، چلے آئے ہیں سر جھکائے مدینہ

ترے در پہ افسانۂ غم سنا کے ہوا دل کو حاصل سکوں تا ابد ہے
عجب بے خودی ہے عجب کیف ولذت، سکوں بخش آہ و بکائے مدینہ

سعادت حضوری کی سجدوں نے پائی دل وگوش مسحور ان کے سبب ہیں
اذانِ مدینہ، صلوٰۃ مدینہ، سکونِ مدینہ، دعائے مدینہ

سنہرے سنہرے حجابوں میں رحمت ہیں کونین کی عظمتیں جن کا صدقہ
فرشتے ہیں حاضر یہاں سرخمیدہ، مقدس ہے کتنی فضائے مدینہ

کمالِ کرم اس پہ ہوگا تمھارا کہ آ کر کوئی کاش مجھ سے یہ کہہ دے
بلاتے ہیں کونین کے شاہ تجھ کو، کہ ہر سال منظر سبھی آئے مدینہ

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کا سلیقہ میں کہاں سے لاؤں
حرف و الفاظِ جمیلہ میں کہاں سے لاؤں

آنکھ اٹھتی ہی نہیں گنبدِ خضری کی طرف
شان میں اسکی قصیدہ میں کہاں سے لاؤں

لمس سرکار کی زلفوں کا ہواؤں کو ملا
ایسا پاکیزہ نصیبہ کہاں سے لاؤں

جب کہ سایہ بھی نہیں آپ کا موجود آقا
مثلِ اوصافِ حمیدہ میں کہاں سے لاؤں

دم بخود ہاتھ کو پھیلائے ہوئے بیٹھا ہوں
اور مقبول طریقہ میں کہاں سے لاؤں

عقل محدود ہے اور نعتِ نبی ہے منظر
لائقِ شان صحیفہ میں کہاں سے لاؤں

...❀...

ﷺ

ربابِ دل کے سبھی تار گنگنا اٹھے
محبتوں کے دیے دل میں جگمگا اٹھے

بس ایک پل کو وہ جلوہ مجھے دکھائی دیا
درونِ قلب ستارے سے ٹمٹما اٹھے

کھڑا ہوں چشم بہ کف منتظر مدینے میں
نہ جانے کب وہ حسیں زلف لہلہا اٹھے

ہزار زاویے قرطاس پر نمایاں ہوئے
حروفِ نعتِ نبی اس پہ جھلملا اٹھے

تمہارے نعلِ مقدس کے تذکرے سن کر
شگوفے باغِ عقیدت کے لہلہا اٹھے

بچانے دینِ پیمبر کی شان و شوکت کو
حسین ابنِ علی سوئے کربلا اٹھے

لحد میں آئیں جو منکر نکیر منظرؔ کی
درود پڑھتا ہوا بندہ یہ ترا اٹھے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چراغِ ثنائے محمد جلا کر در و بامِ اقدس پہ نظریں جما کر
رگِ جاں کے اندر کوئی بولتا ہے ثنائے محمد تو صبح و مسا کر

تڑپ گر ہو سچی تو اذنِ مدینہ کئی بار دیتے ہیں وہ امتی کو
زیارت کا عاشق کو دیتے ہیں موقع کئی مرتبہ وہ مدینے بلاکر

ہے جب رب سلم دعائے محمد سرِ پل نہ طاری ہو کیوں وجد ہم پر
حصارِ دعائے نبی میں سما کر گزر جائیں گے ان کا نعرہ لگا کر

ازل سے ہوں مستِ الست اور بے خود جو پیزارِ آقا سے ہوں میں مشرف
بلائیں کبھی مجھ کو چھو کر نہ گزریں میں رکھتا ہوں نعلین سر پر سجا کر

ہیں یادیں رواں دل میں عالی حرم کی لبوں پر رواں نعتیں شاہِ امم کی
لگا تا صدا ربِ سلم علیٰ ہوں مدینے کی الفت کو دل میں بسا کر

سحابِ کرم کے ہوں سائے میں ہر دم تجسس ہے نقشِ کفِ پا کا پیہم
میں پلکیں بچھائے ہوں شہرِ کرم میں دیے حبِ احمد کے دل میں جلا کر

ثنائے حبیبِ خدا کر رہا ہوں ، مدینے کا منظر ہے میری نظر میں
ہے ان کا کرم میرے نطق و قلم پر اترتے ہیں دل پر جو اشعار آ کر

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تلاشِ نقشِ پائے سرورِ دیں میں بسر کرنا
مدینہ جانے والوں جب مدینے کا سفر کرنا

ہے جس کے رخ سے بحرِ نور و نکہت ہر گھڑی جاری
اسی نورِ ہدیٰ کے ذکر میں شام و سحر کرنا

غبارِ نقشِ پائے مصطفیٰ مل جائے گر تم کو
جبینِ شوق کے سجدے وہاں بارِ دگر کرنا

مواجہ سامنے ہو یا نظر کے سامنے گنبد
تلاوت والضحیٰ کرنا، تلاوت والقمر کرنا

خمیدہ سر جھکی نظریں درودِ پاک ہونٹوں پر
ادب سے گنبدِ خضریٰ پہ یوں پہلی نظر کرنا

دعائے منظرؔ عاصی ہے مولا میرے نامہ میں
لکھا ہو نعت کے الفاظ کو لعل و گہر کرنا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں باغِ مدحت میں کھل اٹھا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں
مقدر اپنا بنا رہا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

خزاں رسیدہ تھی جان میری کرم نے تیرے بہار بخشی
لقا سے تیرے میں جی اٹھا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

ہے مشک آگیں ہوائے طیبہ بہار آگیں فضائے طیبہ
چراغِ مدحت جلا رہا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

درود اول درود آخر ہر اک سخن میں کیا ہے لازم
یوں قصرِ مدحت بنا رہا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

سنہری جالی، حسین روضہ، نگاہِ دل میں ہے جلوہ فرما
مدینہ ثانی میں جی رہا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

میں سر جھکائے ہجومِ عشاق میں عقیدت کے پھول لے کر
بہ پاسِ حدِ ادب کھڑا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

خدائے برتر کے روبرو بس تری یہ نعتیں رکھے گا منظرؔ
یوں اپنا نامہ سجا رہا ہوں کہ نعت تیری میں لکھ رہا ہوں

•••❀•••

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منور ہوا جن کے دم سے
مکرم ہے مکہ انہی کے کرم سے

بقا میری مشروط و منسوب ہے بس
سرِ حشر میرے نبی کے نعم سے

ملا جب سے اذنِ ثنائے محمد
رواں نعتِ احمد ہے میرے قلم سے

حزیں ہوں فراقِ مدینہ میں آقا
ہوا جاں بہ لب ہوں میں رنج و الم سے

میں امراضِ عصیاں کا مارا ہوا ہوں
شفاعت کا طالب ہوں آقا! عجم سے

ہے منظرؔ بھی بارِ گنہ سے پشیماں
نہیں آگے بڑھ پاتا صحنِ حرم سے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

معدن جود و عطا شاہِ مدینہ آقا
سبز گنبد ہے ترا مثلِ نگینہ آقا

دھڑکنیں صل علی صل علی کہتی رہیں
ذکر کا کردے عطا ایسا قرینہ آقا

ہے ترا دست کرم بار ہی امید مری
بحرِ عصیاں میں پھنسا میرا سفینہ آقا

خاکِ پا آپ کی مل جائے تو میں رقص کروں
اس سے بڑھ کر بھی ہے کیا کوئی خزینہ آقا

مشک و عنبر کو بھی دیتا ہے مہکنے کا ہنر
آپ کے جسمِ معطر کا پسینہ آقا

ناز سے آپ کے کاندھوں پہ سواری جو کرے
آپ ہی کی ہے وہ اولادِ نرینہ آقا

دلِ منظرؔ میں مسرت کی کلی کھل اٹھی
آ گیا آپ کی آمد کا مہینہ آقا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یوں اپنے واسطے بخشش کا التزام کیا
کریم ذکر ترا میں نے صبح و شام کیا

خدائے پاک نے جاؤک کہہ کے بندوں کو
حضور آپ کی مدحت کا اہتمام کیا

کرم کے سارے دریچے ہوئے ہیں وا مجھ پر
سخن کا محور و مرکز جب ان کا نام کیا

نبی کے نام سے میں نے کیا سخن کو شروع
اور اپنے خامۂ خستہ کو میں نے تام کیا

زمیں سے تا بہ فلک ایک پل میں کیسے گئے
ہے عقل دنگ بہت خوب ہی خرام کیا

اسی لیے تو ہنر پر ہے ناز منظرؔ کو
کہ اسمِ پاک ترا حاصلِ کلام کیا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھے بس دیکھتے رہنا بھی اک کارِ عبادت ہے
تری آنکھوں سے طیبہ دیکھتا ہوں کیا سعادت ہے

شہِ کونین کو اے بے خودی تو نے کیے سجدے
مدینے کو ترا کعبہ کہوں تو کیا قباحت ہے

حطیمِ پاک میں میزابِ رحمت یوں برستا ہے
اسے بھی ہر گھڑی حاصل مدینے سے ارادت ہے

خدا نے خلد سے اے سنگِ اسود تجھ کو بھیجا ہے
ہے کہنے کو تو اک پتھر مگر عالی نجابت ہے

بنو شیبہ پہ بھی قسمت نے کیسی یاوری کی ہے
نصیب ان کو باذن اللہ تری عالی حجابت ہے

میں اس کی شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا ہے وہ
مرے مولا علی حیدر کی جو جائے ولادت ہے

دمِ آخر ترا منظر سجا ہو میری آنکھوں میں
بہ فضلِ کبریا پوری ہو منظر کی جو حاجت ہے

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاخِ سدرہ کے قلم سے مصطفیٰ کی بات ہو
دل کے کاغذ پر رقم مدحت کی یوں رشحات ہو

ہے تصور میں مدینہ دم بہ دم جلوہ فگن
حاضری کا اذن بھی مل جائے تو کیا بات ہو

خود سمندر آئے گا در پر مرے کوزہ بکف
ان کے لطفِ خاص کی مجھ پر اگر برسات ہو

ذرہ ذرہ نور ہے طیبہ کی ارضِ پاک کا
روشنی ہی روشنی ہے دن ہو چاہے رات ہو

نعت گو ہوں آپ کا اے سبز گنبد کے مکیں
جلوہ دکھلانا مجھے جب عالمِ سکرات ہو

ہر قدم مکے میں بھی منظرؔ مدینہ ہی دکھا
وہ رمی ہو یا منیٰ ہو یا کہ وہ عرفات ہو

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسِ قزح میں لفظ بنوں نعت میں کہوں
کچھ نور نور حرف کہوں نعت میں کہوں

حسن و جمالِ کل ہیں وہ تمثیل سے ورا
قرآن بہرِ مدح پڑھوں نعت میں کہوں

بہرِ کرم جو جلوہ نما حشر میں وہ ہوں
الفت میں ان کی جھوم اٹھوں نعت میں کہوں

کاش آئے میرے نام پہ بھی اذن اور میں
ہم راہ مرشدی کے چلوں نعت میں کہوں

گوشہ بہ گوشہ کو بہ کو ہے نورِ لم یزل
پلکوں سے خاکِ طیبہ چنوں نعت میں کہوں

منکر نکیر مجھ سے سوالات جب کریں
ان پر درود پڑھتا اٹھوں نعت میں کہوں

نعلینِ فیض بار میں آنکھوں سے یوں لگاؤں
ہو بیخودی و کیف و جنوں نعت میں کہوں

لاکھوں سلام سرورِ عالم کی آل پر
صبح و مسا میں پڑھتا رہوں نعت میں کہوں

آٹھوں پہر ہے منظرِ طیبہ سجا ہوا
مقصودِ لحن نعت رکھوں نعت میں کہوں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لفظوں میں نہیں تاب کہ وہ کیف بیاں ہو
سر خم ہو درِ شاہ پہ اشکوں کی زباں ہو

جس شہر میں ہیں جلوہ فگن جانِ بہاراں
ممکن ہی نہیں اس میں کبھی لوثِ خزاں ہو

ما کنت تقولوا، ہو نکیرین کے لب پر
اور لب پہ مرے مدحِ شہِ کون و مکاں ہو

حسنین و علی،فاطمہ زہرا کے تصدق
مجھ کو بھی عطا حشر کے میداں میں اماں ہو

دیں اذنِ مدینہ مجھے اے شاہِ مدینہ
کافور مری زیست سے فرقت کا سماں ہو

اے کاش مرے گھر میں بھی ہو نور کی بارش
اے کاش مرا گھر بھی کبھی رشکِ جناں ہو

منظرؔ کو عطا اذن ہو اور نعت سنائے
جب جلوہ نما قبر میں وہ راحتِ جاں ہو

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف نور کا بہتا ہوا دریا ہوگا
جب وہاں پیشِ نظر گنبدِ خضرٰی ہوگا

شرحِ جذباتِ سیہ قلب کرینگے آنسو
دل کی دنیا میں عجب حشر سا برپا ہوگا

منزلِ دل ہے یہی اور یہ ہی ہے مقصود
یہ عطا ہو گی تو عصیاں کا مداوا ہوگا

روبرو روضۂ اقدس کے ، لبوں پر جاری
شاہِ کونین کی مدحت کا ہی نغمہ ہوگا

ٹکٹکی باندھ کے دہلیزِ کرم دیکھتا ہوں
ان کے جلوؤں کا کسی دن تو نظارا ہوگا

منظرِ حشر کا کچھ خوف نہ ہوگا مجھ کو
جب مرا حامی حلیمہ کا چہیتا ہوگا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں چھوڑ آیا ہوں آنکھیں دیارِ طیبہ میں
کہ چاشنی ہے الگ سی خمارِ طیبہ میں

یہ سلسبیلِ جناں مہر و ماہ و باغِ ارم
قلم بھی لوح بھی سب ہیں حصارِ طیبہ میں

یہاں ہے باغِ عدن حجرۂ نبی و بقیع
چھپی ہیں برکتیں تب ہی غبارِ طیبہ میں

ہے ان کے اذن پہ موقوف میرا رختِ سفر
یہ دل ہے کب سے طواف و سیارِ طیبہ میں

رہے دریچۂ دل میں یہ باغِ ہجر ہرا
میں محو نعت ہوں بس انتظارِ طیبہ میں

یہ آرزو ہے کہ سرکار آپ کی مدحت
سناؤں صحنِ حرم میں پھوارِ طیبہ میں

بہ فیضِ نعت ہے منظرؔ گدا مدینے کا
سنبھالے بیٹھا ہے کاسہ جوارِ طیبہ میں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزشتہ برس لکھا گیا وہ کلام جب کرونا اور لاک ڈاؤن وجہ سے دورانِ عمرہ مدینے میں قیام مدت گھٹانا پڑی۔

چل مدینہ کی جب بھی صدا دی گئی
یوں لگا جیسے بگڑی بنا دی گئی

نقشِ پائے مبارک کا اعجاز ہے
خاکِ طیبہ میں جو بھی شفا دی گئی

میں مدینے گیا تھا بڑے شوق سے
پر مرے شوق کو یہ سزا دی گئی

شہرِ آقا میں رہنا تھا کچھ دن مجھے
وائے قسمت کہ مدت گھٹا دی گئی

سارے اعمال رد حشر میں ہوگئے
مدحِ خیر الورٰی کی جزا دی گئی

نعت گوئی سے پہچان منظرؔ بنی
تیری قسمت کچھ ایسے جگا دی گئی

...❀...

ﷺ

کس قدر رتبہ ہے برتر والئ کونین کا
قبلۂ کونین ہے در والئ کونین کا

سورہے ہیں بے خطر ہجرت کی شب مولا علی
خوف کیا ہو جب ہے بستر والئ کونین کا

امہاتِ کل علی خیر النسا، حسنینِ پاک
ہے گھرانہ کتنا اطہر والئ کونین کا

انکی نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
ہر نفس ہے یوں منور والئ کونین کا

جس کے دم سے ضوفشاں ہے ہستیٔ ماہ و نجوم
ہے سہانا نوری پیکر والئ کونین کا

تا قیامت حجرۂ نوری میں ان کے ساتھ ہے
وہ حنانہ جو تھا منبر والئ کونین کا

کیوں نہ ہو قسمت تری پھر باعثِ صد رشک و ناز
جب گدا ہے کس کا منظرؔ، والئ کونین کا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عجب پر نور تھا اس دم سماں معراج کی شب
ہوا جب غیبِ کل تجھ پر عیاں معراج کی شب

سند بعبدہٖ کی پائی پہلے، پاک رب سے
گئے پھر آپ سوئے لامکاں معراج کی شب

سرِ عرشِ معلّیٰ مصطفیٰ جلوہ فگن تھے
رہا ساکن ہر اک کارِ جہاں معراج کی شب

وہ قربِ خلق اور خالق بھی تھا پر نور کیسا
کہ بس تھا فاصلہ مثلِ کماں معراج کی شب

انہیں تملیکِ کل میں کیا دیا کتنا دیا ہے
محمد اور احد ہیں رازداں معراج کی شب

سرِ عرشِ بریں شادی رچی تھی خوب منظر
سبھی حور و ملک تھے شادماں معراج کی شب

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ رسولِ محتشم ہیں رونقِ دارین ہیں
ان سے ہے ساری اماں جو صاحبِ کونین ہیں

پھر سجانے کو گزر گاہِ حبیبِ کبریا
کہکشاں ہے منتظر، شمس و قمر بے چین ہیں

عشق اور ایقان کہتا ہے کہ بابِ فضل میں
رفعتِ افلاک سے اونچے، ترے نعلین ہیں

اک طرف بے ہوش کوئی اک طرف دیدارِ حق
رتبۂ مازاغ پر بس آپ کی عینین ہیں

پردۂ قربت میں رب سے فاصلہ کتنا رہا
یوں سمجھ لیجیے کہ اس کی مثل بس قوسین ہیں

ربِ ہب لی امتی ہر وقت جن کی ہے دعا
رحمۃ للعٰلمیں ہیں والئ کونین ہیں

آیۂ تطہیر میں شامل ہیں جملہ امہات
حیدرِ کرّار اور خیر النساء ، حسنین ہیں

بے خودی میں سر جھکا رہتا ہے منظرؔ اس جگہ
جس جگہ جلوہ فگن سرکار کے نعلین ہیں

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں جب جاؤ تو نظریں نہیں دل بھی جھکا لینا
حرم کی خاک اپنی پلکوں سے چن کر اٹھا لینا

یہ وہ دربار ہے جس کا ادب قرآں سکھاتا ہے
کسی حاجت پہ بھی آواز اپنی مت بڑھا لینا

بچھڑ کر منبرِ آقا سے زار و زار جو رویا
سلاموں میں محبت اس ستوں جیسی بسا لینا

کوئی کیا ارمغاں شایانِ دربارِ رسالت ہو
فداک یارسول اللہ بس لب پر سجا لینا

غذائے روحِ انساں ہے یہی تکمیلِ ایماں ہے
ثنائے سرورِ عالم سے قسمت کو جگا لینا

یہاں جو بھی ملے بھر لینا اپنے جیب و داماں میں
کہ مولا جانتے ہیں کب غلاموں کو ہے کیا لینا

یہی ہے آرزوئے منظرؔ عاصی شہِ والا
لواء الحمد کے سائے تلے اس کو چھپا لینا

...❀...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھارے نور کا صدقہ ملا ہے ان ستاروں کو
سلامِ عاجزانہ پیش ہے ان چار یاروں کو

یقینا چوم کر آتی ہے تیرے سبز گنبد کو
تبھی بادِ صبا چھیڑے ہے میرے دل کے تاروں کو

مہک اٹھے مدینہ جانے والے سارے ہی رستے
کیا جب آپ نے زیرِ قدم ان ریگ زاروں کو

کہیں جبریل آتے ہیں کہیں صدیق جاتے ہیں
مشرف آپ نے کیسا کیا ان دونوں غاروں کو

کوئی بھی خوف اب باقی نہیں خدام کو آقا
تمھارے ہیں یہ دولت کم ہے کیا ہم بیقراروں کو

خزاں پابند ہے طیبہ میں داخل ہو نہیں سکتی
مسلسل حاضری کا اذن ہے حاصل بہاروں کو

خدارا ہم کو بھی نارِ جہنم سے بچا لینا
تمہارا ہی سہارا ہے وہاں ہم دل فگاروں کو

مدینہ جانے والے جاتے ہیں ہر سال جاتے ہیں
کبھی تو بھیج دو اذنِ سفر ہم غم کے ماروں کو

نہائیں خوب جی بھر کے برستے نورِ طیبہ میں
سحابِ نور ہے درکار ہم ظلمت کے ماروں کو

مری چشمِ رواں کی بس دوا ہے خاکِ پا تیری
یہی درکار ہے بہرِ شفا، ان آبشاروں کو

مٹاتے کیوں نہ باطل کو سوارِ دوشِ احمد ہیں
ولایت اور امامت آپ نے دی شہسواروں کو

سرِ کوثر وہی سیراب رحمت ہو سکے گا جو
امیر المومنیں گردانتا ہے چاروں یاروں کو

یہ اب تک تین سو تیرہ کی جاں بازی سے ثابت ہے
فرشتوں کی مدد آتی ہے تیرے جاں نثاروں کو

مقامِ مصطفی ان کو نظر آ ہی نہیں سکتا
لگا کر بغض کی عینک وہ پڑھتے ہیں سپاروں کو

خدا کے بعد افضل آپ کی ہی ذات کو جانا
پڑھا جب چشمِ الفت سے کلامِ رب کے پاروں کو

سبوئے جانِ منظرؔ میں چھلکتی نعتِ احمد ہے
کہ صہبائے رخِ زیبا ہے کافی بادہ خواروں کو

…❀…

منقبت

بحضور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحمدللہ یہ منقبت شریف بزبانِ سیدی مقصود علی شاہ، نجفِ اشرف میں
دربارِ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیش کی جا چکی ہے۔

مرکزِ عشق و محبت آپ ہیں مولا علی
بابِ شہرِ علم و حکمت آپ ہیں مولا علی

مشکلوں میں جب بھی پڑتا ہے وجودِ آدمی
آپ سے کرتا ہے مِنّت آپ ہیں مولا علی

آپ کے روئے منور کی زیارت کا شرف
ہے نگاہوں کی عبادت، آپ ہیں مولا علی

آپ کے ہی واسطے سُورج پھرا اُلٹے قدم
آپ ہیں من جملہ حیرت آپ ہیں مولا علی

آپ ہیں مولودِ کعبہ، آپ اخیٔ مصطفیٰ
آپ ہیں سردارِ عترت، آپ ہیں مولا علی

آپ کی پیزار کے ذروں کے فیضِ نور سے
پوری ہو منظرؔ کی حاجت، آپ ہیں مولا علی

...❀...